داڑھی کیوں نہیں رکھتے؟

مولانا غیاث احمد رشادی

داڑھی کیوں نہیں رکھتے؟

مولانا غیاث احمد رشادی

ناشر

مکتبہ سبیل الفلاح ایجوکیشنل اینڈ ویلفئر اسوسی ایشن،رجسٹرڈ ۔ ٦٧٥
متصل مسجد الفلاح،واحد نگر،قدیم ملک پیٹ،حیدرآباد،انڈیا۔فون24551314
ویب سائٹ : www.payaamerashadi.org
ای میل:garashadi@gmail.com

نام کتاب	داڑھی کیوں نہیں رکھتے ؟
مؤلف	**مولانا غیاث احمد رشادی**
صفحات	...... ۴۸ ......
پہلا ایڈیشن	اگست ۲۰۰۵ء جمادی الثانی/۱۴۲۶ھ
تعداد اشاعت	ایک ہزار
کمپیوٹر پروسس	**محمد مجاہد خان،** رشادی کمپیوٹر سنٹر، واحد نگر، قدیم ملک پیٹ، حیدر آباد، فون:9346901401
قیمت	Rs. 15/-

ناشر

مکتبہ سبیل الفلاح ایجوکیشنل اینڈ ویلفئر اسوسی ایشن، رجسٹرڈ ۔ ٦٧٥

متصل مسجد الفلاح، فرسٹ کراس، واحد نگر، قدیم ملک پیٹ، حیدر آباد، انڈیا۔فون 24551314

ویب سائٹ : www.payaamerashadi.org

ای میل garashadi@gmail.com

ملنے کے پتے

- مکتبہ سبیل الفلاح ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر اسوسی ایشن، قدیم ملک پیٹ، حیدر آباد۔
- ہندوستان پیپر ایمپو ریم مچھلی کمان، حیدر آباد۔
- کمرشیل بک ڈپو، چار مینار، حیدر آباد۔
- ہمالیہ بک ڈپو، نا مپلی روڈ، حیدر آباد
- ھدیٰ ڈسٹری بیوٹرس، پرانی حویلی روڈ، حیدر آباد۔
- حسامی بک ڈپو، مچھلی کمان، حیدر آباد۔
- دکن ٹریڈرس، مغل پورہ، حیدر آباد۔
- کلاسکل آٹو میٹیو، 324، سی۔ایم۔ایچ۔روڈ، اندرانگر، بنگلور

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلی بات

تمام تعریف اس رب ذوالجلال سبحانہ وتعالیٰ کے لئے جس نے اربوں کھربوں انسانوں میں سے اپنے دین کے لئے ہمیں چن لیا اور ان منتخب افراد کی فہرست میں شامل فرمالیا جن کو مسلمان کہا جاتا ہے، پاک ہے وہ ذات جس نے مردوں کو داڑھی سے مزین کیا "سُبْحَانَ مَنْ زَيَّنَ الرِّجَالَ بِاللُّحٰی" درود وسلام اس نبی برحق، رسول رحمت، خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کی زندگی کو قیامت تک کے انسانوں کے لئے اسوۂ حسنہ قرار دیا گیا، یہی وہ بے داغ اسوۂ حسنہ ہے جس میں نہ نقص ہے نہ جھول، نہ کمی ہے نہ کمزوری، یہ وہ رسول ہیں جن کا حسین وجمیل چہرہ داڑھی مبارک سے آراستہ تھا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

ایک مومن ومسلمان کے ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ قرآن مجید کو دستورِ حیات تسلیم کرلے اور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو نمونہ بنالے اور اسی زندگی کے نقشِ قدم پر چلتا رہے۔

جس دین وشریعت کے ہم ماننے والے ہیں اس دین وشریعت نے ہمیں صرف نماز، روزہ، زکواۃ اور حج کی تعلیم تک محدود نہیں رکھا ہے بلکہ اس دین وشریعت نے ہماری زندگی کے ہر جز کو اپنے احاطہ میں لے رکھا ہے اور زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں ہے جس کے بارے میں رہنمائی نہ کی گئی ہو۔

عقائد ہو کہ عبادات، اخلاق ہو کہ معاشرت، معاملات ہو کہ معیشت، انفرادی زندگی ہو کہ اجتماعی زندگی، شہری زندگی ہو کہ دیہاتی زندگی، ہر ہر پہلو پر دین اسلام نے روشنی ڈالی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اِرشادات اور اپنے اعمال وعادات کے ذریعہ اور صاف وشفاف معاملات کے ذریعہ جو پیاری تہذیب دی ہے اس تہذیب میں دبدبہ بھی ہے رعب بھی، کامیابی وکامرانی بھی ہے، امن وسلامتی بھی، عزت ورفعت بھی ہے، فتح وشادمانی بھی، ایسی پاکیزہ، مقدس، پروقار اور ہر قسم کے عیوب سے پاک اور ہر قسم کے کمالات سے سرشار تہذیب نہ کسی قوم کو میسر آئی ہے اور نہ کسی زمانہ کو فراہم ہوئی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو عقیدہ دیا گیا وہ دنیا کے تمام عقیدوں سے بالاتر عقیدہ ہے، رسول رحمت ﷺ نے جن اعمال صالحہ کورواج بخشا وہ دنیا کے تمام مذاہب کے اعمال سے ممتاز ہیں خاتم النبیین نے جن اوصاف حمیدہ اور اخلاق حسنہ کو اختیار فرما کر ایک تاریخ بنائی ایسے اوصافِ حمیدہ اور اخلاق حسنہ سے نہ ماضی واقف تھا اور نہ مستقبل میں کسی اور سے اس کا امکان ہے اٹھنے بیٹھنے، کھانے پینے، رہنے سہنے، چلنے پھرنے، سونے جاگنے، پہننے اوڑھنے، ملنے جلنے، آنے جانے کا جو ڈھنگ اُمت کو اپنے عمل سے سکھایا ایسا پیارا دلفریب، مقدس، محترم اور پاک وصاف ڈھنگ اُمتِ محمدیہ سے پہلے کبھی کسی کو مل نہ سکا۔

جب آفاقی کلام نے یہ فیصلہ سنا دیا کہ " لقد کان لکم فی رسول اللّٰہ" اسوۂ حسنہ کہ تمہارے لئے رسول رحمت ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے تو کسی بھی مومن ومسلمان کے لئے کوئی گنجائش نہیں کہ وہ کسی اور قوم یا فرد کی زندگی اور اس کی خود ساختہ تہذیب میں جھانکے اور اس گھٹیا تہذیب کو اختیار کرے۔ اب اُمت کے ہر اُس فرد کے لئے جس کا ایمان اللہ کے ایک ہونے اور محمد عربی ﷺ کے رسول برحق ہونے اور ان کی زندگی کے اسوۂ حسنہ ہونے پر یقین ہو ایک ہی راہ رہ جاتی ہے کہ وہ اپنی زندگی گزارنے کے لئے صرف اور صرف نبی رحمت ﷺ کی زندگی کے حقائق معلوم کرتا رہے اور اسی زندگی کے موافق اپنی زندگی بنانے کی حتی المقدور کوشش کرتا رہے۔

جس دن ایک مسلمان کو بحیثیت مسلمان یہ یقین ہو جائے کہ میرا کھانا پینا، چلنا پھرنا، اٹھنا بیٹھنا، پہننا اوڑھنا، میری وضع قطع اور چال چلن، میرا چہرہ بشرہ، میری عادت وخصلت، میری طبیعت اور فکر نبی کریم ﷺ کی سیرت کے موافق ہے تو وہ دن اس شخص کے لئے خوشی اور شادمانی کا دن ہے وہ دن اس قابل ہے کہ اس شخص کو اس بات پر مبارکباد دی جائے کہ آج تیرے لئے یہ دن مبارک ہو کہ تو نے اپنی زندگی کی ہر سانس کو سیرتِ رسول ﷺ سے جوڑ لیا ہے۔

بطور تمہید یہ گفتگو میں نے اس لئے کی ہے تا کہ ان لوگوں کو کچھ کہنے کا موقع ہاتھ نہ آئے جو نبی رحمت ﷺ کے طریقہ پر عمل کرنے کو قولاً نہ سہی عملاً باعثِ ذلت و رسوائی تصور کرتے ہیں (نعوذباللّٰہ من ذالک)

بات کو اگر واضح انداز ہی میں کہنا ہے تو حقیقت یہ ہے کہ آج سینکڑوں مسلمان ایسے ہیں جو نبی کریم ﷺ کی ایک عظیم سنت سے نہ صرف غافل ہیں اور اس سنت پر عمل سے محروم ہیں بلکہ اس سنت پر عمل کرنے کو باعثِ عار محسوس کرتے ہیں اور یوں سمجھتے ہیں کہ اگر اس سنت پر عمل کرلیں گے تو رشتہ داروں، دوستوں اور اہل محلّہ میں ہماری عزت نہیں رہے گی، حالانکہ وہ سنت ایسی عظیم سنت ہے جو اسلام کا شعار ہے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری سنت ہے جس سنت پر عمل کرنے کا پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکیداً حکم دیا ہے اور اس سنت کے چھوڑ دینے کو یہودیوں کی موافقت قرار دیا ہے۔

وہ کونسی سنت ہے جو اس قدر اہمیت رکھتی ہے وہ ہے داڑھی جس سے عورت اور مرد میں فرق ظاہر ہوتا ہے، جس سے مرد کا چہرہ حسین وجمیل ہوتا ہے، جس سے مرد بارعب اور پروقار ہوتا ہے، جس سے آدمی حقیقی مسلمان نظر آتا ہے، جس سے مسلمان کا خود بخود تعارف ہوتا ہے کہ وہ مسلمان ہے۔

داڑھی سے موجودہ مسلمانوں کی غفلت جس قدر زیادہ ہے اسی قدر احقر کو اس بات کا احساس ہوتا رہا کہ اس سلسلہ میں قلم اٹھانا چاہیئے، مگر دیگر کتابوں اور مصروفیات کی وجہ سے یہ کام نہ ہوسکا تھا، اب جبکہ یہ تمہیدی کلمات تحریر کررہا ہوں اس سلسلہ میں ایک نقشہ ذہن میں ہے کہ کس طرح اس پیاری اور عظیم سنت پر لکھا جائے؟ اللہ تعالیٰ سینہ کو کھول دے اور اس کام کو میرے لئے آسان بنادے۔ آمین۔

غیاث احمد رشادی

۷/۷/۲۰۰۵ء ۲۹/جمادی الاوّل، ۱۴۲۶

مردوں اور عورتوں کی فطری شکل وصورت

اللہ تعالیٰ نے لاکھوں قسم کی مخلوقات کو مختلف شکلوں اور صورتوں میں پیدا کیا ہے اور جس چیز کو جس شکل میں پیدا کیا گیا ہے اس میں کیا حکمت و مصلحت ہے؟ اس سے وہی بخوبی واقف ہے جس نے پیدا کیا ہے، اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایک خاص شکل میں پیدا کیا اور خود اپنے آفاقی کلام میں یہ بھی بتلا دیا کہ "لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِیۡۤ اَحۡسَنِ تَقۡوِیۡمٍ" ''ہم نے انسان کو بہت خوبصورت سانچہ میں ڈھالا ہے''

رب ذوالجلال ﷻ نے مردوں کو حاکمانہ شکل وصورت عطا فرمائی تاکہ وہ دنیا کا نظام سنبھال سکیں اور عورتوں کو نسوانی حسن و جمال عطا فرمایا تاکہ وہ مردوں کے لئے سکون و اطمینان کا ذریعہ بن جائیں، فطرت کے مطابق دونوں کو اپنے اپنے اعتبار سے حسن و جمال عطا کیا گیا، یہ اور بات ہے کہ دونوں کے حسن کی علامتیں جدا جدا ہیں، مردوں کی مردانگی کی علامت داڑھی ہے اور عورتوں کی نسوانیت کی علامت ان کا سینہ اور سر کے بال اور چوٹی ہے۔ اور دونوں کی صورتیں الگ الگ ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی فطرت ہے جس کا اظہار سورۂ روم کی آیت نمبر (۳۰) میں کیا گیا۔

" فِطۡرَتَ اللّٰهِ الَّتِیۡ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیۡهَا "

''یہ اللہ کی فطرت ہے جس پر اس نے سب کو پیدا کیا''

پیدا کرنے والے رب ذوالجلال ﷻ اور خالق کائنات کو بخوبی علم تھا کہ انسان نادان ہے وہ اپنی نادانی سے فطرت میں بگاڑ پیدا کرلے گا اور ہم نے اس کو جس حسن و جمال کے ساتھ پیدا کیا ہے اس میں تبدیلی پیدا کرے گا اسی لئے اس آیت کے آخر میں روک لگا دی گئی کہ:

" لَا تَبۡدِیۡلَ لِخَلۡقِ اللّٰهِ   اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ اس فطرت میں کوئی تبدیلی نہیں''

مگر نادان اور تنگ نظر انسان نے وہی کیا جس کا خدشہ تھا کہ اس نے اچھی خاصی شکل وصورت کو بگاڑ لیا، پیدا کرنے والے پروردگار نے مردوں کے چہروں پر داڑھی کے بال اگا کر ان کے حسن پر چار چاند لگائے اور جداگانہ مقام دیا، مگر ظالم مرد نے فطرتِ الٰہی میں مداخلت کی اور عملاً یہ بتلا دیا کہ پیدا کرنے والے کو معلوم نہیں کہ حسن و جمال کس شکل وصورت میں ہے؟ (نَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنۡ ذَالِكَ)

آئینہ میں دیکھ لیں ذرا!

جو لوگ داڑھی مونڈ لیتے ہیں وہی لوگ زیادہ تر آئینہ دیکھتے ہیں، بار بار آئینہ دیکھنے کا مرض زیادہ تر انہی لوگوں کو ہے جو روزانہ اپنے آپ کو صنف نازک کی طرح بنانے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں اور عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں۔

پتہ نہیں آج کل کے نوجوانوں کو کیوں یہ بات اچھی لگنے لگی ہے کہ وہ عورتوں جیسا چہرہ بنائیں۔ انگریزی زلفوں والے بال پالیں، بیل بوٹوں اور پھولوں والے کپڑے استعمال کریں، جب اتنا ہی کرلیا ہے تو ساڑی بلوز بھی پہن لیں۔ استغفر اللّٰہ......

ہم ایسے نوجوانوں سے بلکہ آج کل کے کلین شیو (Clean Shaw) بوڑھوں سے بھی درخواست کرتے ہیں کہ تنہائی میں کسی گوشہ میں آئینہ لے کر بیٹھ جائیں اور اپنے چہرے (جس میں بال کا نام ونشان نہیں ہے) اور اپنی بیگم کے چہرے کے درمیان موازنہ کریں کیا کوئی فرق دونوں کے چہروں کے درمیان ہے؟ اگر نہیں ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ رب ذوالجلال سبحانہ وتعالیٰ نے تو آپ کو مرد بنایا تھا مرد کا چہرہ بخشا تھا اور مردانگی کی علامت چہرہ پر عطا کی تھی اور آپ نے اس علامت کو مناسب نہ سمجھا اور عورتوں کی طرح اپنا چہرہ بنا دیا۔

اب دیکھ لیجئے آئینہ میں کہ باوا کی طرح لگ رہے ہیں یا بیوی کی طرح؟

لوگ بھی عجیب ہیں دو تین روز ہو جاتے ہیں تو چہرہ پر ہاتھ پھیرتے ہیں اور محسوس کر لیتے ہیں کہ اب ہم بھی مرد ہوتے جا رہے ہیں اور مردانگی کی علامت ظاہر ہوتی جا رہی ہے تو فوراً شیونگ مشین ہاتھ میں لے لیتے ہیں یا حجام کے پاس پہنچ جاتے ہیں، ہم ایسے لوگوں سے یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ روزانہ ان کے مرد ہونے کا اعلان کر رہے ہیں اور یہ لوگ روزانہ ہی عملاً اس کی تردید کر رہے ہیں کہ مولیٰ آپ بار بار ہماری مردانگی کا یہ اعلان چہرہ پر بال بڑھا کر کیوں کر رہے ہیں؟ ہمیں عورتوں کی طرح ہی رہنے دیجئے۔

ہم ایسے لوگوں سے یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ لوگوں نے آپ کو مردوں کی فہرست میں کب شمار کیا

جب آپ بچے تھے تو لوگ آپ کو بچے سمجھتے رہے اور جب آپ کے چہرہ پر داڑھی آ گئی تو جب لوگوں نے آپ کو بچوں کی فہرست سے نکال کر مردوں کی فہرست میں شامل کیا، آپ کو مردوں کی فہرست میں جگہ اسی داڑھی کی بدولت ملی تھی مگر جس کی بدولت مرد قرار دیئے گئے اسی کو نکال کر روزانہ پھینک دیتے ہیں اس کا مطلب یہی تو ہے کہ آپ اپنے حق میں مرد کہلانا پسند نہیں کرتے۔ یا للعجب !

لعنت ہے ایسے مردوں پر

اگر داڑھی مونڈ ھنے والوں پر بحیثیت عالم یا امام یا مفتی ہم لعنت کریں گے تو داڑھی مونڈ ھنے والے سارے کے سارے ہم پر حملہ کر دینگے کہ ہم پر لعنت کرتے ہو؟ لیکن اگر انہیں یہ معلوم ہو جائے کہ کوئی عالم یا امام یا مفتی اپنی طرف سے داڑھی مونڈنے والوں پر لعنت نہیں کرتا بلکہ نبی رحمت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے داڑھی مونڈ ھنے والوں پر جو لعنت کی ہے اس کی اطلاع دیتا ہے۔اب سوال یہ ہے کہ کیا واقعی ہمارے رسول ﷺ نے شفیق و رحیم و کریم ہونے کے باوجود لعنت کی ہے ہاں ! بخاری شریف نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ

لعن رسول اللّٰہ ﷺ المتشبھین من الرجال بالنساء والمتشبھات من النساء بالرجال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مردوں پر لعنت بھیجی جو عورتوں کی سی چال ڈھال اختیار کریں اور ان عورتوں پر لعنت بھیجی جو مردوں کی سی چال ڈھال اختیار کریں۔

جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہو اس کو اپنی عاقبت کی فکر کر لینی چاہئے ، اگر داڑھی مونڈ ھنے والے ہم سے یہ کہتے ہیں کہ داڑھی مونڈ ھنے سے عورتوں کی مشابہت نہیں ہوتی تو ہم ان سے یہ سوال کرتے ہیں کہ اگر کوئی عورت مصنوعی داڑھی لے کر اپنے چہرہ پر چپکا لے تو کیا آپ اس عورت کے بارے میں یہ نہیں کہیں گے کہ یہ مردوں کی مشابہت اختیار کر رہی ہے جس طرح وہ مشابہت ہے یہ بھی مشابہت ہے اور اگر کوئی مرد اپنے انگلیوں کے پوروں کو مہندی سے رنگ لے اور پورے ہاتھوں پر مہندی لگا لے تو کیا آپ ایسے مرد کے بارے میں یہ نہیں کہیں گے کہ عورت کی طرح تم نے کیوں اپنی انگلیوں کے پوروں پر مہندی لگا لی یا اگر کوئی مرد لبوں پر لپ اسٹک لگائے تو کیا آپ اس شخص سے یہ نہیں کہیں گے کہ تم نے یہ عورتوں جیسی حرکت کیوں کی؟

بنی ہوئی صورت کو بگاڑنے والو!

جب کوئی شخص داڑھی مونڈھ لیتا ہے تو درحقیقت وہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی صورت کو بگاڑ لیتا ہے،اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ تغابن کی آیت نمبر (٣) میں فرمایا کہ:

"وصورکم فاحسن صورکم ہم نے تمہاری صورت بنائی اور عمدہ صورت بنائی"

اور اللہ تعالیٰ نے جب صورت بنائی تو مردوں کے چہرے پر داڑھی کا وجود بخشا اور عورتوں کے چہرہ کو بالوں سے صاف رکھا پیدائشی اور فطری لحاظ سے مردوں کے چہرہ پر داڑھی کا اگنا اچھی صورت ہونے کی علامت ہے اور عورتوں کے چہرہ پر داڑھی کا نہ اگنا اچھی صورت ہونے کی علامت ہے اسی لئے اگر کسی عورت کے چہرہ پر داڑھی آجاتی ہے تو لوگ اس کو بدصورتی کی علامت سمجھتے ہیں کون شخص ایسی عورت سے نکاح کرنا پسند کرے گا جس کے چہرہ پر داڑھی اُگ جائے ،تو جس طرح عورت کے چہرہ پر داڑھی کا اگنا بدصورتی کی علامت ہے اسی طرح مرد کے چہرہ پر داڑھی کا نہ ہونا بدصورتی کی علامت ہے اس لئے کہ فطری طور پر عورت کا چہرہ بالوں سے عاری ہوتا ہے اور مرد کا چہرہ بالوں سے آراستہ ہوتا ہے۔اسی لئے شیطان نے اللہ تعالیٰ کے سامنے یہ قسم کھائی تھی کہ:

ولا مرنهم فليغيرن خلق الله (١٩/النساء)

''میں ضرور بضرور ان (انسانوں) کو تعلیم دوں گا جس سے وہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی صورت کو بگاڑا کریں گے''

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے چہرہ کو جو بالوں سے آراستہ ہے بگاڑتے ہیں اور چہرہ سے بال نوچتے ہیں،تراشتے ہیں یا مونڈھتے ہیں وہ درحقیقت بنی ہوئی صورت کو بگاڑنے میں مصروف ہیں اور دعویٰ یہ کرتے ہیں کہ ہم چہرہ بنا رہے ہیں جو لوگ داڑھی کے مونڈنے کو چہرہ بنانا کہتے ہیں وہ الٹی بات کہہ رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے مردوں کو داڑھی جیسی خوبصورت چیز عطا کی ہے اس نعمت کی قدردانی کرنی چاہئے اور صورت کو بگاڑ کر شیطان کی پیروی کرنے سے بچنا چاہئے ، یہ بات بھی قابل غور ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے

مردوں کے چہرہ کے لئے بالوں کے وجود کو مناسب سمجھا ہے اور ان کے چہروں پر بال رکھے ہیں تو انسان کو کیا حق ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے انتخاب پر احتجاج کرے، یہ روزانہ صبح سویرے اُٹھ کر چہرہ صاف کرنا درحقیقت چہرہ صاف کرنا نہیں ہے بلکہ چہرہ خراب کرنا ہے، اس لئے کہ اگر اللہ تعالیٰ ہر مرد کے چہرہ پر بال اُگا رہے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ان بالوں کو چہرہ کے لئے ضروری قرار دے رہے ہیں۔

بچپن میں دانت بھی تو نہیں تھے؟

بعض لوگ داڑھی سے بچنے کے لئے یہ حیلہ بھی ڈھونڈتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جب ہم کو پیدا کیا تو جس وقت پیدا کیا اس وقت تو ہمارے چہرہ پر داڑھی نہیں تھی، جب پیدائش کے وقت داڑھی نہیں تھی تو اب بھی ضروری نہیں ہے جبکہ ہم بڑے ہو چکے ہیں، یہ اعتراض بالکل ایسے ہی جیسے کہ یہ کہا جائے کہ ہم جب پیدا ہوئے تھے تو ہمارے جسم پر کپڑے ہی نہیں تھے، اب بڑے ہو چکے ہیں تو پھر اب بھی کپڑوں کی ضرورت کیا ہے؟ ہم ایسے لوگوں سے یہ کہنا چاہتے ہیں کہ جناب بچپن میں داڑھی نہیں تھی اس لئے بڑے ہونے کے بعد بھی ضروری نہیں ہے اسی فکر کے نتیجہ میں داڑھی نکال کر پھینک رہے ہو تو اپنے دانت بھی نکال کر پھینک دیں اس لئے کہ پیدائش کے وقت دانت بھی نہیں تھے یہ بات جان لو کہ پیدا کرنے والے نے جس زمانہ میں جس چیز کی ضرورت تھی وہ چیز پیدا کی ہے۔

اس کے علاوہ ہمارے نزدیک ایسے موقعوں میں عقل سے زیادہ نقل معتبر ہے یہاں دین کی بنیاد اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھنے پر ہے۔ جب ہم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لا چکے ہیں تو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت اور پیروی لازم ہو جاتی ہے اور ہمارے رسول ﷺ نے جو کچھ کہا اور کیا وہ ہمارے لئے مستند اور معتبر دلیل ہے اس دلیل کے بعد ہمیں عقلی گھوڑوں کے دوڑانے کی کوئی حاجت اور ضرورت نہیں ہے۔

داڑھی بڑھاؤ اور مشرکین کی مخالفت کرو

اگر ہم واقعی نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتے ہیں اور حقیقت میں ہمارے دلوں میں رسول رحمت ﷺ سے عقیدت ہے اور آپ ﷺ کی عظمت سے ہمارے قلوب سرشار ہیں تو آپ ﷺ کا طریقہ بھی ہمارے دلوں میں محبوب ہونا چاہئے ، جو لوگ آپ ﷺ سے محبت اور عظمت کا دعویٰ تو کرتے ہیں اور آپ ﷺ کے طریقے اور آپ ﷺ کی سنتوں کی مخالفت کرتے ہیں اور آپ ﷺ کی لائی ہوئی تہذیب کو اپنے ہاتھوں دفن کرتے ہیں وہ لوگ اپنے دعوے میں جھوٹے اور عقیدت میں ناقص و کمزور ہیں، جب ہم اس بات کو تسلیم کرچکے ہیں کہ خیـــر الهـــدی هدی محمد ﷺ سب سے بہتر طریقہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے تو پھر اس بات کی کہاں گنجائش ہے کہ اس طریقہ کی صریح مخالفت عملاً کی جائے ، ہمارے رسول ﷺ کا طریقہ زندگی کے ہر شعبہ کے ہر پہلو کیلئے نمونہ ہے اور آپ ﷺ نے چہرہ پر داڑھی رکھ کر عملاً ثابت کیا کہ یہ سنتِ مبارکہ ہے اور یہ حکم دے کر(خالفوا المشركين واحفوا الشوارب واوفوا اللحى) مشرکین کی مخالفت کرو مونچھیں چھوٹی کرو داڑھیاں بڑھاؤ) قولاً سمجھا دیا کہ مونچھوں کو چھوٹی کرنا اور داڑھیاں بڑھانا آپ ﷺ کی سنت ہے اس کے مقابلہ میں داڑھی مونڈھنا اور مونچھیں بڑھانا مشرکین کا طریقہ ہے۔

نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے دین کے ایک خاص طریقہ پر زندگی گزاری ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو شریعت کا یہ خاص طریقہ بخشا ہے اور آپ ﷺ کو یہ تاکید بھی کردی ہے کہ آپ اسی خاص طریقہ پر زندہ رہیں، چنانچہ سورۂ جاثیہ کی آیت نمبر (۱۸) میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے رسول ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ:

" ثم جعلناك على شريعة من الامر فاتبعها ولا تتبع اهواء الذين لايعلمون "

’’پھر ہم نے آپ کو دین کے ایک خاص طریقہ پر کردیا ہے تو آپ اسی طریقہ پر چلیں اور ان جاہلوں کی خواہشوں پر نہ چلیں‘‘

منجملہ دوسری سنتوں اور طریقوں کے آپ ﷺ کا زندگی بھر یہ طریقہ رہا کہ آپ ﷺ نے اپنے چہرہ پر داڑھی رکھی، ایسی کوئی روایت نہیں ملتی کہ آپ ﷺ نے زندگی کے کسی گوشہ میں کبھی داڑھی مونڈھی ہو، آپ ﷺ کی داڑھی کے بارے میں احادیث میں واضح طور پر یہ الفاظ ملتے ہیں مسلم نے حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی داڑھی میں سفید بال اگنا شروع ہو گئے تھے اور جب آپ تیل استعمال کرتے تو ظاہر نہیں ہوتا تھا اور جب بال پراگندہ ہوتے تو معلوم ہونے لگتا تھا اور آپ کے داڑھی کے بال بہت کثیر تھے۔

داڑھی سنت بھی ہے واجب بھی

بہت سے لوگ اسی غلط فہمی میں ہیں کہ داڑھی رکھنا صرف سنت ہے اس سے بڑا ظلم سنت کے ساتھ کیا ہوسکتا ہے کہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ سنت کا مطلب ہے جس کا اختیار کرنا ضروری نہیں۔ حالانکہ سنت کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے، ہر سنت اپنی جگہ اہمیت رکھتی ہے۔ سنت کی عظمت ہر مسلمان کے دل میں ہونی چاہیے، بہت سے لوگ یہ کہہ کر کہ داڑھی رکھنا سنت ہے فرض یا واجب نہیں ہے اس سنت کو ترک کر دیتے ہیں اور مثال دیتے ہیں کہ جیسے مسواک کرنا سنت ہے، میٹھا کھانا سنت ہے دعوت قبول کرنا سنت ہے اسی طرح داڑھی رکھنا بھی سنت ہے، رکھیں گے تو اچھا ہے اور اگر نہیں رکھیں گے تو گناہ نہیں، اس قسم کی غلط فہمی عام طور پر لوگوں میں ہے جس کی وجہ سے بہت سے لوگ داڑھی مونڈھنے کو گناہ ہی نہیں سمجھتے، حالانکہ داڑھی مونڈھنا دائمی گناہ ہے، یہ ایک ایسا گناہ ہے کہ آدمی نماز میں بھی ہے مگر گنہ گار ہے روزہ کی حالت میں بھی ہے مگر گنہ گار ہے، زکواۃ بھی دے رہا ہے مگر گنہ گار ہے، حج بھی کر رہا ہے مگر گنہ گار ہے، یہاں تک کہ آدمی سو رہا ہے مگر گنہ گار ہے، داڑھی کو محض سنت سمجھ کر داڑھی جیسی عظیم سنت سے محروم ہونے والے اس بات کو ذہن میں محفوظ کر لیں کہ داڑھی رکھنا جہاں سنت ہے وہیں واجب بھی ہے، اس لئے کہ نبی کریم ﷺ نے داڑھی رکھنے کا حکم دیا ہے اور اس کو شریعت محمدی کا ایک قانون قرار دیا ہے اور صاف اور واضح انداز میں تاکیدی حکم دیا ہے جس طرح نماز اور زکواۃ کا حکم دیا گیا کہ:

"انھکوا الشوارب واعفوا اللحیٰ مونچھیں کترو اور داڑھیاں بڑھاؤ"

اور ابوداود نے یوں روایت کیا کہ:

" جزوا الشوارب وارخوا اللحی وخالفوا المجوس "

''مونچھیں کاٹو اور داڑھیاں بڑھاؤ اور مجوسیوں کی مخالفت کرو''

اس حکم سے داڑھی کا واجب ہونا معلوم ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک ایسی سنت ہے کہ جس پر عمل کرنے سے ثواب بھی ملتا ہے اور عمل نہ کرنے سے گناہ بھی ہوتا ہے، جب ہمارے رسول ﷺ نے داڑھی بڑھانے کا حکم دیا اور کوئی شخص داڑھی بڑھانے کے بجائے داڑھی مونڈھ لیتا ہے تو گویا اس نے صراحتاً حدیث کی خلاف ورزی کی ہے اور یہ خلاف ورزی اس قدر خطرناک ہے کہ جنت سے محرومی کا ذریعہ بھی بن سکتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ بخاری نے یہ حدیث روایت کی ہے کہ

" کل امتی یدخلون الجنة الا من ابی قالوا یا رسول اللّٰہ ﷺ ومن ابیٰ قال من اطاعنی دخل الجنة ومن عصانی فقدابی "

''میری امت کے سب لوگ جنت میں جائیں گے سوائے ان کے جو انکار کریں پوچھا گیا یارسول اللہ ﷺ! انکار کس نے کیا؟ فرمایا، جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو نافرمانی کرے گا اس نے انکار کیا''

چہرہ معزز عضو ہے

یہ ایک حقیقت ہے کہ چہرہ تمام اعضاء میں انتہائی معزز عضو ہے اس لئے کہ چہرہ تمام خوبیوں کا مجموعہ اور سارے قیمتی حواس کا سرچشمہ ہے چہرہ کا حق یہ ہے کہ اس کی عزت بھی کی جائے اور حفاظت بھی، اسی لئے نبی کریم ﷺ نے امت کو یہ تعلیم دی کہ جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے لڑے تو اس کے منہ سے بچا رہے یعنی اس کے چہرے پر ہرگز تھپڑ نہ مارے۔ چہرہ قابل احترام عضو ہے یہی وجہ ہے کہ سوید بن مقرن صحابی رسول رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا جس نے اپنے غلام کو تھپڑ مارا

تو فرمایا کیا آپ کو معلوم نہیں کہ یہ چہرہ قابل احترام ہے۔

جب چہرہ قابل احترام وعزت ہے اور اس کا حق یہ ہے کہ اس کی حفاظت کی جائے اور عزت و حفاظت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قدرتی اور فطری طور پر جس داڑھی کے ذریعہ چہرہ کو عزت بخشی اور حسن عطا کیا اور چہرہ کو بارعب و پروقار بنایا اس داڑھی کو چہرہ پر باقی رکھا جائے اس کا مطلب یہ ہوا کہ چہرہ پر داڑھی کا رکھنا چہرہ کا احترام کرنا ہے اور چہرے سے داڑھی کا نکال دینا چہرہ کو بگاڑنا اور اس کی بے عزتی کرنا ہے۔

داڑھی کے سلسلہ میں احمقوں کی چند احمقانہ باتیں

اسلام میں داڑھی کی جتنی اہمیت ہے اسی قدر عوام میں داڑھی کی ناقدری پائی جاتی ہے، جن لوگوں نے دین اسلام کے اصول وضوابط کو حقیقی معنی میں نہیں سمجھا اور جن لوگوں نے اپنی ذاتی پسند یا ناپسند کو دین سمجھ لیا ایسے لوگ داڑھی کے بارے میں ایسی ایسی باتیں کہہ دیتے ہیں جن سے ایک طرف سنت کا مذاق اڑانا ثابت ہوتا ہے تو دوسری طرف اسلام کے اصولوں سے بیزارگی بھی محسوس ہوتی ہے، جو لوگ داڑھی جیسی پیاری سنت سے محروم ہیں اور وہ اس سے نفرت رکھتے ہیں اس سے بچنے کے لئے یوں کہتے ہیں کہ داڑھی میں اسلام نہیں بلکہ اسلام میں داڑھی ہے۔

اپنے اس منحوس جملہ کے ذریعہ وہ داڑھی سے بچنے کی تدبیریں کرتے ہیں حقیقت تو یہ ہے کہ شیطان نے انہیں یہ بات سمجھائی ہے، وہ اس جملہ سے یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ داڑھی ہی میں پورا اسلام نہیں ہے داڑھی ایک عمل ہے جو اسلام میں داخل ہے۔ جب تم ہی کہتے ہو کہ داڑھی میں اسلام نہیں بلکہ اسلام میں داڑھی ہے اور جب اسلام میں داڑھی ہے تو پھر داڑھی کیوں نہیں رکھتے۔ جو چیز بھی اسلام میں ہے اس کو اختیار کرنا ضروری ہے، اسی لئے قرآن مجید نے یہ اعلان کیا کہ:

" یایها الذین اٰمنوا ادخلوا فی السلم کافة "

''اے ایمان والو! تم اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ''

تمہارا یہ جملہ خود تمہیں داڑھی رکھنے کی دعوت دے رہا ہے۔

بعض احمق اور بے وقوف قسم کے لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ داڑھی میں کیا رکھا ہے؟ دل میں اگر اسلام ہے تو کافی ہے، ظاہر سے کیا ہوتا ہے باطن ہی سے سب کچھ ہوتا ہے۔

یہ دل بہلانے کی باتیں ہیں اور اپنے آپ کو احکام شریعت سے باز رکھنے کی ناپاک تدبیریں ہیں، ایسے احمقوں سے کہئے کہ جناب جب ظاہر سے کچھ نہیں ہوتا جو کچھ ہے وہ باطن سے ہے تو پھر کل سے آپ اپنے دفتر یا اپنی دکان جاتے ہوئے اپنی اہلیۂ محترمہ کی ساڑی پہن لیجئے ظاہر سے کیا ہوتا ہے؟ لپ اسٹک بھی لگا لیجئے ظاہر سے کیا ہوتا ہے؟ جو کچھ ہے باطن سے ہے، ہاتھوں میں چوڑیاں پہن لیجئے، کانوں میں بالیاں ڈال لیجئے، گلے میں قیمتی چندن ہار ڈال لیجئے اور نکل جائیے سب کچھ باطن میں ہے، اندر سے تو آپ مرد ہیں باہر سے عورت نظر آئیں تو کیا فرق پڑے گا پھر دیکھئے جب آپ دفتر پہنچیں گے تو کیا درگت بنے گی؟

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر داڑھی رکھیں گے تو رشوت نہیں کھا سکتے، سود خوری چھوڑنا پڑے گا، جھوٹ نہیں بول سکیں گے، نماز کی پابندی کرنی پڑے گی، داڑھی رکھنے کے بعد اس کا لحاظ بھی رکھنا ضروری ہے یہ بھی شیطان ہی نے پٹی پڑھائی ہے کہ ایک چیز سے چھٹی پالو سارے فرائض معاف ہو جائیں گے، کیا صرف داڑھی رکھنے والوں کے لئے حلال وحرام کی تمیز ہے؟ کیا صرف داڑھی رکھنے والوں کے لئے نماز فرض ہے اور سچ بولنا ضروری ہے باقی داڑھی مونڈھنے والوں کے لئے کیا رشوت اور سود جائز ہے؟ جھوٹ اور وعدہ خلافی درست ہے؟ نماز چھوڑ دینا جائز ہے؟ یہ تو اپنی بنائی ہوئی شریعت ہے، یہ تو دین میں تحریف ہے کہ اپنے طور پر یہ سمجھ لیں کہ اگر داڑھی رکھیں گے تو یہ ساری چیزیں لازم ہوں گے ورنہ نہیں، حالانکہ یہ چیزیں تو اسی وقت لازم ہوگئیں جب ہم نے کلمۂ طیبہ پڑھ لیا، کیا اگر کوئی شخص یہ کہے کہ آپ مسلمان ہو کر جھوٹ بول رہے ہیں مسلمان ہو کر رشوت کھا رہے ہیں تو کیا ایک دن اسلام بھی چھوڑ دیں گے، کیا ہمارا یہ دین لوگوں سے خوف کھا کر جینے والا دین ہے؟ (نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذَالِكَ)

بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ داڑھی منڈانا گناہ تو ہے مگر صغیرہ گناہ ہے اور صغیرہ گناہ ہوتے ہی رہتے ہیں ایسے لوگوں کو یہ بات جان لینی چاہئے کہ داڑھی منڈانا گناہ کبیرہ ہے اس لئے کہ نبی کریم ﷺ نے داڑھی رکھنے کا حکم تاکید کے ساتھ دیا ہے اور یہودیوں مجوسیوں اور مشرکوں کی

مخالفت کرتے ہوئے اسلام کے شعار کے مطابق داڑھی بڑھانے اور مونچھیں کترانے کا حکم دیا ہے اور یہ ایسا حکم ہے جو واجب ہے واجب کی خلاف ورزی گناہ کبیرہ ہے۔

گناہ چاہے کبیرہ ہوں یا صغیرہ دونوں گناہ ہی تو ہیں اور کسی بھی گناہ کو معمولی سمجھنا بھی گناہ ہے یہی وجہ ہے کہ ابن ماجہ نے حضرت عائشہؓ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا کہ جن گناہوں کو معمولی سمجھا جاتا ہے ان سے بھی بچو کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر بھی مواخذہ ہوسکتا ہے۔

اگر مان بھی لیں کہ داڑھی کا مونڈھنا گناہ صغیرہ ہے تو یہ بات جان لیں کہ کسی بھی گناہ صغیرہ کا ایک دومرتبہ ارتکاب کرنا صغیرہ ہے لیکن جب گناہ صغیرہ کو بار بار کیا جائے اور برابر کیا جائے تو یہی صغیرہ گناہ کبیرہ ہوجاتا ہے اور داڑھی منڈانے کا معاملہ تو ایسا ہے کہ آدمی روزانہ یا کم ازکم ہفتہ میں ایک بارتو اس گناہ کی تجدید کرتے رہتا ہے اور ہر حال میں وہ گناہ گار ہی رہتا ہے، دوسرے گناہوں کا معاملہ یہ ہے کہ جب گناہ کرتے ہیں تو گناہ ہے مگر داڑھی مونڈھنے والا گناہِ مسلسل کا مرتکب ہے، داڑھی مونڈھنے والا مثلاً نماز پڑھ رہا ہے گویا فرمانبرداری کررہا ہے مگر فرمانبرداری کی حالت میں بھی نافرمان اور مجرم ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ داڑھی رکھنے سے چہرہ کی خوبصورتی متاثر ہوجاتی ہے، اگر واقعتاً داڑھی کی وجہ سے چہرہ کی خوبصورتی متاثر ہوتی تو اللہ تعالیٰ مردوں کے چہروں پر داڑھی ہی نہ اگاتے، جبکہ پیدا کرنے والے نے انسان کو عمدہ انداز میں پیدا کیا ہے، جو لوگ ایسے لوگوں کو جنھوں نے داڑھی مونڈھ لی اوران کی نظر میں اسمارٹ نظر آرہے ہوں اوران کو مبارکبادی دیں تو جان لینا چاہئے کہ یہ مبارکبادی بہت بڑا جرم ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا ذریعہ ہے، گویا حضور ﷺ کی سنت کو نکال پھینکنے پر مبارکبادی دی جارہی ہے۔ داڑھی نکالنے والے سے یہ کہنا کہ خوبصورت لگ رہے ہو ازروئے شریعت جرم ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے داڑھی کے ساتھ جو چہرہ بنایا کیا وہ بدصورت چہرہ تھا، افسوس کہ داڑھی نکال کر چہرہ کو جو بگاڑا گیا ہے اس پر مبارکبادی دی جارہی ہے۔

(اللهم احفظنا منه)

اللہ تعالیٰ کے بعض نافرمان بندے اور ماں باپ کے فرمانبردار نوجوان یہ کہتے ہیں کہ ماں باپ کو ناراض کرنا تو بری بات ہے، ہمارے ماں باپ اس وقت ناراض ہوجاتے ہیں جب ہم داڑھی رکھتے ہیں، بظاہر یہ بات بڑی اچھی لگتی ہے کہ واقعی ماں باپ کو ناراض کرنا تو بہت بڑا جرم ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ ماں باپ کے جو حقوق ہیں ان حقوق میں کوتاہی ہو رہی ہو اور اس سے وہ ناراض ہو رہے ہوں تو یہ بہت بڑا جرم ہے لیکن جو باتیں دین وشریعت نیز اللہ اور اس کے رسول سے متعلق ہوں ان امور میں نہ ماں باپ کو ناراض ہونے کا حق ہے اور نہ ہی ان کے ناراض ہونے کا خوف دل میں پیدا کرنے کی ضرورت ہے، نماز روزہ، حج، زکواۃ اسلامی شعائر مثلاً داڑھی شرعی لباس وغیرہ کا تعلق اللہ اور اس کے رسول سے ہے اس کا تعلق ماں باپ سے نہیں ہے۔ ایسے امور میں اللہ کی نافرمانی کرنا اور ماں باپ کی اطاعت کرنا جرم ہے۔

"لَاطَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِیْ مَعْصِیَةِ الْخَالِقِ اللہ کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت نہیں ہے"

ہاں! اولاد کو چاہئے کہ وہ ماں باپ کو سنجیدگی سے سمجھا دیں کہ ابا جان! یہ آپ کا مسئلہ نہیں ہے یہ دین وایمان کا مسئلہ ہے اس کا تعلق ماں باپ سے نہیں اللہ اور اس کے رسول سے ہے، شرعاً آپ کو یہ حق نہیں کہ آپ میرے دین میں مداخلت کریں، عجیب معاملہ ہے کہ اگر غیر قوم کے افراد ہمارے دین میں مداخلت کرتے ہیں تو ہم احتجاج کرتے ہیں کہ آپ کو ہمارے دین میں مداخلت کا کوئی حق نہیں یہ ہمارا پرسنل لا ہے، لیکن اگر مسلمان ماں باپ خود بیٹے کے دین میں مداخلت کریں تو یہ کیوں جرم نہیں ہے؟

بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ جب مکمل نیک انسان بن جائیں گے اس وقت داڑھی رکھ لیں گے ہم ایسے لوگوں سے یہ کہیں گے کہ داڑھی رکھ لیجئے خود بخود مکمل نیک انسان بن جائیں گے، اس لئے کہ جب داڑھی رکھ لیں گے تو سینکڑوں برائیوں پر خود بخود بریک لگ جائے گی اور جب تک داڑھی نہ رکھیں مکمل نیک انسان کیسے بن جائیں گے؟

بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ اگر داڑھی رکھ لیں گے تو شادی میں رکاوٹ پیدا ہوجائے گی اس لئے شادی کے بعد داڑھی رکھیں گے۔

اگر یہ واقعی عقلمند ہیں اور ان سے نکاح کرنے والی محترمہ بھی واقعی عقلمند، حساس اور زیرک ہے تو ان کا داڑھی نہ رکھنا ہی شادی میں رکاوٹ کا ذریعہ ہوگا اس لئے کہ محترمہ کو شک ہوگا کہ محترم کو داڑھی ہی نہیں ہے کہیں وہ ہماری ہی صنف میں داخل تو نہیں ہیں، اگر وہ ڈنکے کی چوٹ چہرہ پر داڑھی رکھیں گے تو پھر ان کی عقلمند محترمہ کو یقین ہو جائے گا کہ ہمارے محترم واقعی مرد ہیں، ان کی مردانگی کی علامت ان کے حسین چہرہ پر حسن کی داد دے رہی ہے۔

اچھا! اگر واقعی ان کی داڑھی شادی میں رکاوٹ بن رہی ہے تو یہ بتایئے کہ کیا جتنے داڑھی والے ہیں وہ کنوارے بیٹھے ہوئے ہیں، لاکھوں داڑھی والوں کی شادیاں ہو چکی ہیں اور ہو رہی ہیں ہاں! یہی ان کی رفیقہ حیات کے ایمان کے امتحان کا وقت ہے اگر ان کے رشتہ کو کوئی لڑکی اس وجہ سے ٹھکرا رہی ہے کہ ان کے چہرہ پر داڑھی ہے تو پہلے ہی ان کو معلوم ہو جائے گا کہ یہ لڑکی بددین ہے، رسول رحمت ﷺ کی سنت کی مخالف ہے اور یہود نواز ہے اور جس لڑکی نے ان کو داڑھی رکھنے کی حالت میں قبول کیا یہ اس بات کی علامت ہے کہ وہ سنت کی دلدادہ ہے جو لڑکی ان کے مونڈھے ہوئے چہرہ کو پسند کرتی ہے حقیقت تو یہ ہے کہ اس کا دین مونڈھا ہوا ہے ایسی لڑکی جس کا دین مونڈھا ہوا ہو اس سے نہ ہمارا دنیوی فائدہ ہوگا اور نہ اخروی فائدہ ہوگا اور جو لڑکی شادی سے پہلے ہماری داڑھی پر بریک لگائے اور اپنا غلام بنالے وہ شادی کے بعد ہمیں لٹو بنادے گی، پھر ہم اس کے حکم کا طواف کرتے رہ جائیں گے اور جب شادی کے بعد بیوی داڑھی کو مسئلہ بنا کر ازدواجی زندگی میں تلخی پیدا کرنے لگے تو دوٹوک انداز میں آپ اس کو کہہ دیجئے کہ بیوی کو ترک کر سکتا ہوں داڑھی کو ترک نہیں کر سکتا، یہ جملہ ایک حساس بیوی کو جس کو ایک شریف مرد کی ضرورت ہو چونکا دے گا آپ بیوی کو محض داڑھی کی بنیاد پر ہر گز ترک مت کیجئے، اس کو سمجھایئے، حکمت وموعظت کی راہیں زندہ ہیں انہیں استعمال کیجئے اور جہاں تک ہو سکے اس کو اس بات پر قائل کیجئے کہ وہ داڑھی والے شوہر کو پسند کرنے لگے، لیکن اگر وہ ضد اور ہٹ دھرمی پر ہو اور اصرار پر اصرار کرتی ہو کہ داڑھی نکال دو ورنہ! اس ''ورنہ'' کے بعد آپ اس کو اپنی رفیقۂ حیات بنا نہیں پائیں گے، اس لئے کہ دین وشریعت کو چھوڑ کر بیوی کو رکھنا ازروئے شرع درست نہیں ہے، اس لئے کہ اگر ایک بیوی چھوٹ جائے گی تو دوسری بیوی مل جائے گی مگر دین وشریعت ہاتھ سے چلے جائیں تو پھر ہاتھ آنا مشکل ہے۔

بعض نوجوان کہتے ہیں کہ داڑھی رکھنے سے دفتروں میں ملازمت نہیں ملتی یا اگر ملازمت مل بھی جاتی ہے تو ملازمت کے دوران مشکلات پیش آتی ہیں ، ایسے نوجوانوں سے ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ دین پر عمل کرنے کے لئے مشکلات کا برداشت کرنا ضروری ہے، مشکلات کو برداشت کئے بغیر دین پر عمل کرنا ناممکن ہے اور ایسی بات ہرگز نہیں ہے کہ داڑھی رکھنے سے ملازمت نہیں ملتی ، رزق تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اگر داڑھی کی وجہ سے ایک جگہ ملازمت نہیں ملتی تو دوسری جگہ ضرور مل جائے گی بلکہ ہم نے دیکھا ہے کہ داڑھی کی وجہ سے کسی نوجوان کو کسی کمپنی میں جگہ نہ ملی اس نے داڑھی کو ترک نہیں کیا برابر کوشش کی ، اللہ تعالیٰ نے دوسری کمپنی میں ملازمت کے اسباب پیدا کئے اور اس سے اچھی ملازمت ملی جو پہلے ملنے والی تھی یہ اور بات ہے کہ اس دوران مشقت ضروری ہوتی ہے اور یہی تو ایک مسلمان کی آزمائش ہے جو مقصدِ حیات ہے یہ بات بھی ذہن میں رکھیں کہ یہی داڑھی صرف ملازمت کے بجائے اچھی ملازمت کا ذریعہ اور سبب بن جائے ، ایسے سینکڑوں واقعات ہمارے سامنے ہیں۔

بعض نوجوان یہ کہتے ہیں کہ داڑھی رکھنے سے لوگ ہمیں مولوی صاحب کہیں گے کہنے دیجئے نا! ہم آٹھ سال مدرسہ میں گھر بار، رشتہ دار، ماں باپ، دوست واحباب وغیرہ چھوڑ چھاڑ کر عالم کورس کرتے ہیں جب کہیں ہمیں کوئی مولوی صاحب یا مولانا کہتا ہے آپ کی داڑھی کی کتنی بڑی کرامت ہے کہ صرف داڑھی رکھ لی اور لوگ مولوی صاحب کہنے لگ گئے اور مولوی صاحب کے معنی مہتر یا حجام یا نائی کے تو نہیں ہیں کہ آپ اس قدر پریشان ہوں ، مولوی صاحب کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو جو مولوی صاحب کہہ رہا ہے اس کے آپ مقتدا ہیں ، بن پڑھائے استاد ہیں ، بغیر اصلاح کئے مرشد ہیں ، بغیر امامت کئے امام ہیں ، آپ کو اس قدر جلدی ہی اتنا اونچا مقام مل چکا ہے تو آپ کو اس قدر پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے؟ آپ کی داڑھی کی وجہ سے آپ کو صبح سے شام تک کتنے لوگ سلام کرتے ہیں ، السلام علیکم ورحمتہ اللہ......سلامتی کی یہ دعائیں محض ایک داڑھی کی وجہ سے مل رہی ہیں ہوسکتا ہے کہ کسی کی یہ دعاء مقبول ہو اور اللہ آپ کو سلامتی بخش دے اور جو داڑھی سبب سلامتی ہو اس کو آپ بوجھ کیوں محسوس کرتے ہیں؟۔

داڑھی کا حکم

داڑھی مونڈھنا حرام ہے اور داڑھی نہ رکھنا کبیرہ گناہ ہے، داڑھی کٹوانے والا بھی گناہگار ہے اور ایک مشت سے کم داڑھی کاٹنے والا بھی گنہ گار ہے، اور داڑھی مونڈھنے والا فاسق ہے، داڑھی رکھنے والا حقیقی مومن ہے، داڑھی مونڈھنے والا نفس پرست تو ہوسکتا ہے لیکن خدا پرست نہیں ہوسکتا۔

داڑھی شریعت اسلامیہ کا ایک جز ہے، اس پر عمل کرنا ہر مرد پر لازم ہے۔

داڑھی منڈانا حنفیہ، شافعیہ، مالکیہ اور حنابلہ چاروں مسلکوں کے نزدیک حرام ہے۔

امام شافعیؒ نے کتاب الام میں اس بات کی صراحت کی ہے، داڑھی مونڈھنا حرام ہے۔

مالکیہ کا مذہب یہ ہے کہ داڑھی منڈانا حرام ہے اور اسی طرح اس کا کتروانا بھی حرام ہے جبکہ اس سے صورت بگڑے اور فقہ حنفی کی کتاب شرح المنیر میں ہے کہ معتبر قول یہی ہے کہ داڑھی منڈانا حرام ہے اور اس حکم میں کسی کا بھی خلاف نقل نہیں کیا ہے۔

داڑھی منڈانے والا شخص اللہ اور اس کے رسول کا نافرمان ہے ایسے شخص کی امامت سے برائی اور بے حیائی عام ہوگی اور بالخصوص داڑھی منڈانے کا رواج بڑھے گا اور عوام میں داڑھی مونڈھنے کی جرأت اور ہمت پیدا ہوگی کہ ہمارے امام صاحب خود داڑھی مونڈھتے ہیں۔

داڑھی رکھنا شریعت محمدیہ کا قانون ہے، اس لئے کہ ہمارے رسول ﷺ نے اپنی امت کو داڑھی رکھنے کا حکم دیا ہے، چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں۔

" امرنا باعفاء اللحية آپ ﷺ نے ہمیں داڑھی بڑھانے کا حکم دیا"

اس حکم سے ثابت ہوا کہ داڑھی رکھنا واجب ہے جس پر عمل کرنے سے یعنی داڑھی رکھنے سے ثواب ملتا ہے اور داڑھی مونڈھنے سے گناہ ہوتا ہے اور جب گناہ ہے تو اس گناہ پر سزا بھی دی جائے گی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر کوئی اس حکم کی خلاف ورزی کرتا ہے تو مخالفت کرنے والا منکر رسول قرار دیا جائے گا

وہ لوگ جو داڑھی مونڈھ لیتے ہیں اس بات کو یاد رکھیں کہ نبی رحمت ﷺ کی کسی بھی سنت سے منہ موڑنے والا آپ ﷺ کی امت سے خارج ہوجاتا ہے، اسی لئے نبی رحمت ﷺ نے اِرشاد فرمایا:

"من رغب عن سنتي فليس مني جس نے میری سنت سے منہ موڑا وہ میری امت میں نہیں"

یہ بات بھی یاد رہے کہ نبی کا حکم اللہ تعالیٰ کے حکم کے برابر ہے جس نے نبی کے حکم کی مخالفت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی مخالفت کی اور مخالفت کی سزا دنیا میں بھی ملے گی اور آخرت میں بھی......

داڑھی کی حقیقت کیا ہے؟

- مسلمان کے چہرہ پر داڑھی کا ہونا درحقیقت اللہ تعالیٰ کی محبت کی یادگار ہے۔
- مسلمان کا اپنے چہرہ پر داڑھی رکھنا اس کے متقی ہونے کی ایک علامت ہے۔
- مسلمان کا اپنے چہرہ کو داڑھی سے آراستہ رکھنا اس بات کی علامت ہے کہ اس کا دل محبتِ رسول سے سرشار ہے۔
- مسلمان کا داڑھی رکھنا اس بات کی علامت ہے کہ اس کا تعلق یہود و نصاریٰ یا کفار و مشرکین سے نہیں بلکہ اس کا تعلق اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول سے ہے۔
- مسلمان کا داڑھی رکھنا خود اس بات کا ثبوت ہے کہ اس نے اسلام کے شعار کا لحاظ رکھا ہے۔
- مسلمان کے چہرہ پر داڑھی کا رہنا اس بات کا بین ثبوت ہے کہ اس کو نبی رحمت ﷺ کا طریقہ پسند ہے اس کے علاوہ کوئی اور طریقہ پسند نہیں۔
- مسلمان کے چہرہ پر داڑھی کا ہونا اس بات کی علامت ہے کہ اس کے دل میں ایمان پیوست ہو چکا ہے، اب اس کی نگاہ میں وہی تہذیب محبوب ہے جو نبی رحمت ﷺ نے قیامت تک کے انسانوں کو بخشی ہے۔
- مسلمان کے چہرہ پر داڑھی کا ہونا اس کی امتیازی شان ہے یہی وہ داڑھی ہے جس نے مسلمان کی شان کو بلند کیا اور عظمت کو بڑھا دیا ہے۔
- مسلمانوں کے چہروں پر داڑھی کا ہونا اسلام کی عظمت وشان کی بقاء کا سبب ہے۔
- مسلمان کے چہرہ پر داڑھی کا وجود قدرت کا عظیم تحفہ اور عطیہ ہے جس سے اس کا رعب و دبدبہ بھی قائم ہے۔
- مسلمان کے چہرہ پر داڑھی فطری لطافت کا سبب ہے۔

داڑھی رکھنا عوام وخواص دونوں پر واجب ہے

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ دنیا کے سارے ہی مسلمان نبی کریم ﷺ کی سیرتِ طیبہ کے وارث ہیں، ہر مسلمان کا اخلاقی، شرعی اور دینی فریضہ ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی اس سیرت کو اختیار کرے جو آپ ﷺ نے اپنے پیچھے چھوڑی ہے۔ نبی رحمت ﷺ کی وضع قطع، رفتار و گفتار معاشرت و معاملات، عبادات و عقائد، اخلاق و عادات یہ سب تمام مسلمانوں کے لئے نمونہ ہیں، ایسا ہرگز نہیں ہے کہ نبی کریم ﷺ کی سیرت صرف علماء و فضلاء کے لئے ہو اور عوام سیرت پر عمل سے آزاد ہوں، عوام وخواص، امیر و غریب، آزاد و غلام، مرد و عورت سب پر لازم ہے کہ نبی کریم ﷺ کی سیرت کو اپنائیں، مگر دیکھا یہ جاتا ہے کہ بعض کاموں کو عوام نے صرف علماء و فضلاء، حفاظ و قراء ائمہ و خطباء کے لئے خاص کر دیا، جیسے قرآن مجید کا سمجھنا، داڑھی رکھنا، نصیحت کرنا، بھلائی کا حکم دینا وغیرہ...... حالانکہ یہ ذمہ داری ہر عام و خاص فرد پر ہے، ایسا نہیں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے داڑھی رکھنے کا حکم صرف علماء و فضلاء، قراء و حفاظ، ائمہ و خطباء کو دیا ہو اور باقی عوام الناس سے یہ کہا ہو کہ تم پر داڑھی رکھنا ضروری نہیں ہے، ایسی کوئی حدیث کسی بھی حدیث کی کتاب میں موجود نہیں ہے۔

" لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ "

اسوۂ حسنہ میں جو کہا گیا ہے تمہارے لئے اللہ کے رسول کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے اس میں اُمت کے سارے افراد داخل و شامل ہیں۔

داڑھی نبی کریم ﷺ کی محبوب ترین سنت ہے اور یہ ایسی سنت ہے جس کا اختیار کرنا اُمت کے ہر مرد پر فرض ہے چاہے وہ تاجر ہو یا کسان، ڈاکٹر ہو یا انجینئر، میکانک ہو کہ مینیجر، آقا ہو یا غلام، عالم ہو یا جاہل، نوجوان ہو یا بوڑھا، امیر ہو یا غریب سارے مرد اس حکم میں داخل ہیں، عموماً عوام الناس داڑھی رکھنے کو نہ اپنے اوپر لازم وضروری سمجھتے ہیں اور نہ ہی داڑھی مونڈ ھنے کو گناہ............

انبیاء، صحابہ، اولیاء اور ائمہ سب نے داڑھی رکھی

انبیاء کرام علیہم السلام کی قدیم سنت کو فطرت سے تعبیر کیا جاتا ہے، داڑھی بھی فطرت میں داخل ہے اس لئے کہ یہ بھی تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہے، قرآن مجید میں حضرت ہارون علیہ السلام کی داڑھی کا ذکر موجود ہے، جیسا کہ سورۂ طٰہٰ میں یہ واقعہ بیان کیا گیا کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہِ طور سے واپس تشریف لائے اور قوم کی حالت کو دیکھا کہ وہ گوسالہ پرستی میں مبتلا ہے تو حضرت ہارون علیہ السلام کی طرف لپکے اور ان کی داڑھی کے بال اور سر کو پکڑ لیا اور قوم کی سرپرستی کے بارے میں مواخذہ فرمایا تو حضرت ہارون علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ:

" یا ابن ام لاتاخذ بلحیتی ولا براسی "

''اے میری ماں کے بیٹے! آپ میری داڑھی مت پکڑیئے اور نہ سر پکڑیئے''

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت ہارون علیہ السلام کو داڑھی تھی، بلکہ داڑھی بھی اس قدر لمبی تھی کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی گرفت میں آتی تھی، اسی لئے تو کہا کہ آپ میری داڑھی نہ پکڑیئے، اگر حضرت ہارون علیہ السلام کی داڑھی خشخشی ہوتی تو پھر کیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ میں آتی؟

انبیاء کرام، شہداء عظام، صدیقین، صالحینِ امت، صحابۂ کرام، اولیاءِ اُمت، ائمۂ مجتہدین، محدثین ومفسرین تمام نے ہی داڑھی رکھی۔

دورِ رسالت، دورِ صحابہ، دورِ تابعین، دورِ ائمہ مجتہدین میں سے آج تک کوئی بھی ایسا مومن کامل نہیں گزرا جس نے داڑھی منڈائی ہو اور اگر کسی نے منڈائی ہے وہ مومن کامل نہیں ہوسکتا، داڑھی رکھنے والی یہ سنت دور رسالت سے آج تک مسلسل جاری ہے اور انشاء اللہ اللہ کے وہ نیک بندے جن کی نگاہوں میں دین وشریعت محبوب و پسندیدہ اور طریقِ نبوت پیارا ہوگا وہ قیامت تک داڑھی رکھتے رہیں گے۔

انصار کے سردار قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کی داڑھی نہیں تھی یعنی ان کے چہرہ پر داڑھی ہی نہیں آئی تھی، انصار نے کہا کہ قیس اپنی بہادری اور دبدبہ کے لحاظ سے بہترین سردار ہیں لیکن ان کی

داڑھی نہیں آئی، اللہ کی قسم! اگر داڑھی پیسوں سے خریدی جاتی تو ہم ان کے لئے بیس ہزار میں خرید لیتے تاکہ ان کی مردانگی مکمل ہوجائے۔

ہندوستان میں کتنے اولیاء گزرے ہیں کیا ان اولیاء کرام رحمہم اللہ میں سے کسی ایک ولی کے بارے میں بھی کوئی یہ بتلاسکتا ہے کہ ان کے چہرہ پر داڑھی نہیں تھی یا انہوں نے داڑھی مونڈھی تھی؟ جتنے اولیاء امت تھے سب کو داڑھی تھی، حضرت ٹیپو سلطان شہیدؒ دیندار و پرہیزگار تھے ان کی تصویر سے یوں محسوس ہوتا ہے کہ داڑھی مونڈھتے تھے مگر ٹیپو سلطان شہیدؒ کے ایک معاصر میر حسین علی کرمانی کا کہنا ہے کہ اصل حقیقت یہ ہے کہ ان کے چہرہ پر بال ہی نہیں اُگے تھے۔

داڑھی اور فیشن پرستی

مسلمان ایک زمانہ تک داڑھی منڈوانے کو گناہ سمجھتے تھے، ایک زمانہ ایسا بھی گزرا کہ کسی کو اگر رسوا کرنا ہوتا تو اس کی داڑھی مونڈھ دی جاتی تھی گویا داڑھی مونڈھنا رسوائی کی علامت تھی لیکن ہمارے ہندوستان پر جب انگریزوں نے قبضہ جمایا اور ہندوستانی مسلمان کو ہر اعتبار سے غلام بنالیا تو دیگر برائیوں اور بیماریوں کی طرح یہ بیماری بھی مسلمانوں میں داخل ہوگئی اور انگریزی تہذیب مسلمانوں کے ذہنوں میں رچ بس گئی اور مسلمان بھی داڑھی مونڈھنے کو عزت، حُسن اور ترقی کا ذریعہ سمجھنے لگے اور داڑھی رکھنے کو بدصوری اور بے عزتی اور گراوٹ محسوس کرنے لگے۔

بعض مسلمانوں نے داڑھی تو رکھی مگر داڑھی کے اصول اور شریعت کے منشا کے خلاف داڑھی کی جو حدیں شریعت نے مقرر کی تھیں ان حدود کی رعایت نہ کی اور اپنی طرف سے داڑھی کو مختلف شکلیں اور صورتیں بخشیں نتیجہ یہ ہوا کہ سنت والی داڑھی مسلمانوں میں کم ہوتی گئی اور من چاہی داڑھی کا چلن عام ہوگیا، اب فیشنی داڑھی، برش نما داڑھی، خشخشی داڑھی، فرنچ داڑھی وغیرہ وغیرہ رونما ہوگئے، جیسے جیسے دن آگے بڑھ رہے ہیں مختلف ملکوں میں داڑھی کی نت نئی شکلیں اور صورتیں سامنے آرہی ہیں، کسی کی داڑھی صرف تھوڑی کے پاس ہے، کسی کی داڑھی تھوڑی کے پاس سے غائب ہے صرف دائیں بائیں جانب ہے، کسی کی داڑھی بالکل ایسی محسوس ہوتی ہے کہ ایک کالی لکیر ہے جو ایک کان

سے نکل کر تھوڑی سے ہوتے ہوئے دوسرے کان تک پہنچتی ہے کوئی صرف دائیں بائیں اور تھوڑی کے نیچے سے اپنی پسند کے مطابق داڑھی کے بال تراشتا ہے، کوئی دونوں رخساروں پر ہلالی کمان کی طرح گول دائرے والی ڈاڑھی بنالیتا ہے، کوئی پوری داڑھی میں سے کتر کر صرف ایک انچ یا اس سے کم رکھ لیتا ہے۔ کوئی پوری داڑھی مونڈ کر صرف لمبی مونچھیں رکھ لیتا ہے اور داڑھی کے بالوں کو مونچھوں کی شکل دیتا ہے، داڑھی کی ان مختلف شکلوں سے رحمان ناراض اور شیطان خوش ہے اس لئے کہ شیطان کا مقصد یہی ہے کہ انسان کا چہرہ بگاڑ دے چنانچہ وہ اپنی اس تحریک میں کامیاب ہے، بہر حال عجیب عجیب تماشے نظر آتے ہیں، ہوسکتا ہے کہ دیکھنے والوں کو یہ ہنسی کا اور لطف کا باعث ہو مگر جب ہماری نگاہ اس حقیقت کی طرف لوٹتی ہے تو رونگھٹے کھڑے ہو جاتے ہیں کہ کس طرح داڑھی کا مذاق اڑایا جارہا ہے اور کس طرح داڑھی کے حقیقی اور فطری رعب پر داغ لگائے جارہے ہیں؟ افسوس کی بات یہ ہے کہ یہ سب وہ لوگ کررہے ہیں جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں، نبی رحمت ﷺ کا امتی سمجھتے ہیں، اور دین اسلام کا حامی قرار دیتے ہیں۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ لوگوں نے داڑھی کے ذریعہ دین وشریعت کا مذاق اڑانے کا ایک لامتناہی سلسلہ جاری رکھا ہے، ایسے لوگ جو اس قسم کی داڑھی رکھتے ہیں ان سے درخواست ہے کہ وہ خدارا داڑھی کے ساتھ مذاق نہ کریں، آپ کی داڑھی کی ہیئت اور بدنما شکل اور عجیب وغریب انداز کو دیکھ کر کسی بھی قوم کا فرد آپ کا مذاق ہوسکتا ہے کہ پہلے اڑائے لیکن بعد میں وہ دین اسلام کا مذاق ضرور اڑائے گا اور اس نبی کا مذاق بھی اڑائے گا جس نبی نے اس داڑھی کی سنت کو زندہ کیا۔

آج جس بھدے اور نت نئے قسم کی داڑھیاں لوگوں نے رکھنی شروع کی ہیں ایسی داڑھی نہ نبی رحمت ﷺ کی تھی اور نہ ہی کسی صحابی رسول کی تھی، حضور ﷺ کی داڑھی مبارک کے بارے میں بیسیوں روایتیں ایسی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کی داڑھی مبارک گھنی اور لمبی تھی اور آپ ﷺ کے علاوہ دیگر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ وغیرہ سب کے سب بھر پور اور گنجان داڑھیوں والے تھے، حضرت ابوبکر صدیق ؓ کی داڑھی گھنی تھی، حضرت عمرؓ کی بہت بھرپور داڑھی تھی، حضرت عثمانؓ کی بڑی داڑھی اور حضرت علیؓ کی بھی بڑی چوڑی داڑھی تھی جس نے آپ کے سینہ کو ڈھانپ لیا تھا

یہ سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مہذب ومتمدن تھے انہیں تہذیب وتمدن کے اصول وضابطے معلوم تھے اور یہ سارے کے سارے عقلمند تھے۔

اے غیور نوجوانو! اپنی مردہ غیرت کو زندہ کرنے کی کوشش کرو اور سوئے ہوئے اپنے ضمیر کو بیدار کرنے کی کوشش کرو اور یاد رکھو نبی رحمت ﷺ کی سنت کے ساتھ مذاق کرنے کی جرأت کبھی نہ کرو، داڑھی کا مونڈھنا سنتِ رسول کی توہین کرنا ہے اور داڑھی کو اپنی اپنی مرضی اور خواہش کے مطابق رکھنا اور سنتِ رسول سے منہ موڑ کر صرف اپنی خواہش کی تکمیل کر لینا داڑھی کے ساتھ مذاق کرنا ہے جو کوئی اللہ کے رسول کی سنت کا مذاق اڑائے گا یا اس کی کسی حرکت سے داڑھی جیسی عظیم اور پیاری سنت کی تحقیر ہوگی تو کل قیامت کے دن اس کا جواب دینا ہوگا۔

مرد کی داڑھی سے عورت کیوں ناراض ہے؟

ہر مسلمان لڑکی کو چاہئے کہ وہ اپنے لئے ایسے لڑکے کا انتخاب کرے جس کے چہرہ پر مردانگی کی علامت موجود ہو، اس لئے کہ مرد کے چہرہ پر مردانگی کی علامت ہی نہ ہو اور وہ تمہاری جیسی شکل کا مالک ہو تو پھر تم میں اور اس میں ظاہری فرق کہاں باقی رہے گا؟ مرد اور عورت میں ظاہری اور باطنی دونوں قسم کا فرق ہونا چاہئے، آخر لوگوں کو کیسے معلوم ہوگا کہ تم نے ایک مرد سے نکاح کیا ہے؟

ہر مسلمان لڑکی اس حقیقت سے باخبر ہو جائے کہ مرد کا حسن اس کے چہرہ کی داڑھی میں موجود ہے، اگر کوئی لڑکی حسین وجمیل لڑکے کے انتخاب کی خواہش رکھتی ہو تو وہ دیندار اور متشرع باریش لڑکے کا انتخاب کرے، اس لئے کہ اگر لڑکا دیندار ہوگا تو بحیثیت شوہر بیوی کے حقوق ادا کرے گا اور باریش ہوگا تو مردانگی کے ظاہری جواہر سے سرشار ہوگا، ابن بطوطہ نے اپنے سفرنامہ میں ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ شیخ جمال الدین ساوی نہایت خوبصورت شخص تھا ایک عورت اس پر فریفتہ ہوگئی اور کسی بہانے اس کو اپنے گھر میں بلا لیا، پھر شیخ کو اپنی طرف راغب کیا، شیخ موصوف متقی تھے اس عورت کے جال سے بچنے کی بڑی کوشش کی لیکن جب نکلنے کا کوئی راستہ نظر نہ آیا تو حمام جانے کا اِرادہ کیا، پھر اندر جا کر استرے سے اپنی داڑھی مونڈھ لی، جب باہر نکلے تو عورت کو اس کی شکل اتنی بری لگی

کہ اس سے متنفر ہوگئی اور وہ برائی سے بچ کر سلامتی سے باہر آ گئے۔

حقیقی عورت تو یہی ہے کہ اس نے ایک عورت کی حیثیت سے ایک مرد کو دیکھا اور مرد کی مردانگی کی ظاہری علامت اور اس کے اس حسن و جمال کو دیکھا اور فریفتہ ہوگئی، آج کی بگڑی ہوئی لڑکیوں کو بگڑا ہوا چاہئے اور اس زمانہ کی بنی ہوئی عورتوں کو بنا ہوا آراستہ چہرہ پسند تھا۔

مغربی تہذیب کی دلدادہ، انگریزی تہذیب کی جال میں پھنسی ہوئی، پاکیزہ تہذیب سے محروم، گندی تہذیب میں پراگندہ، دین اسلام کے مزاج سے ناآشنا، تعلیم وتربیت کے بجائے جہالت و ظلمت کے ماحول میں بسنے والی لڑکیوں کا آج حال یہ ہے کہ انہیں ایسے لڑکوں سے نفرت ہے جن کے چہروں پر داڑھی ہو، ان کی اسی نفرت کا نتیجہ ہے کہ آج کل کے کمزور اور ناقص ایمان والے نوجوان داڑھی رکھنے سے ہچکچا رہے ہیں اور اپنی زبان سے صاف یہ کہہ رہے ہیں کہ داڑھی رکھیں گے تو لڑکیاں ہمیں پسند نہیں کریں گی، رشتہ میں یہ داڑھی رکاوٹ ثابت ہوگی، اس لئے داڑھی کے بارے میں شادی کے بعد ہی سونچا جائے گا۔

ایک ایسا نوجوان جس کو سنتِ رسول سے زیادہ ایک ایسی لڑکی سے محبت ہو جس کو دین وایمان اور سنتِ رسول سے نفرت ہو تو بھلا ایسا نوجوان اپنے بارے میں یہ دعویٰ کیسے کر سکے گا کہ وہ نبی آخرالزماں ﷺ کا سچا امتی ہے اور دین اسلام کا حقیقی سپاہی ہے۔

یہ اللہ کا فضل وکرم ہے کہ مسلم معاشرہ میں آج بھی ایسی نیک صفت محبِّ سنت لڑکیاں موجود ہیں جن کے دلوں میں نبی رحمت ﷺ کی سنت سے محبت ہے، یہی وجہ ہے کہ مسلم معاشرہ کی بعض لڑکیاں اپنے سرپرستوں سے یہ کہتی ہیں کہ وہ ایک ایسے لڑکے کا انتخاب کریں جو دیندار ہو، متشرع ہو، جس کا چہرہ نبی رحمت ﷺ کی سنت سے آراستہ ہو، ایسی لڑکیاں قابل مبارک باد ہیں، اگر سرپرستوں نے کسی لڑکی کا نکاح کسی داڑھی مونڈھنے والے نوجوان سے کر بھی دیا تو ایسی لڑکیوں کو مایوس ہونے کی ضرورت نہیں، شادی کے بعد پیار ومحبت کے ماحول میں ایسی لڑکیاں اپنے شوہر کو داڑھی رکھنے پر رضامند کر سکتی ہیں، ہاں! ایسا ہوا ہے بارہا ہوا ہے اور سینکڑوں قابل تحسین اور لائق تقلید واقعات رونما ہوئے ہیں۔

ایک لڑکی جب دین وشریعت سے وابستہ ہو جاتی ہے اور اس کے دل میں نبی رحمت ﷺ کی لائی ہوئی پیاری تہذیب کی تقدیس بیٹھ جاتی ہے تو پھر اس کی یہ وابستگی رنگ لاتی ہے اور سارے گھر کو وہ اسلامی ماحول میں بسا دیتی ہے۔

محبوب کی ہر ادا محبوب ہوتی ہے

داڑھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری اور پسندیدہ سنت ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے داڑھی مونڈھنے کو سخت ناپسند کیا ہے اور داڑھی مونڈھنے والے شخص کی طرف ہمارے رسول ﷺ نے نظر اٹھا کر دیکھنے کو بھی برا جانا ہے، ویسے تو ہمارے رسول ﷺ کے سامنے جتنے صحابہؓ کرام رضی اللہ عنہم آتے تھے سب کے چہروں پر داڑھی تھی اتفاق سے اگر کسی کے چہرہ پر آپ ﷺ نے داڑھی نہیں دیکھی تو آپ ﷺ نے ناراضگی کا اظہار فرمایا، جس داڑھی مونڈھے شخص کو نبی کریم ﷺ نے دنیا میں دیکھنا گوارا نہ کیا کل قیامت کے دن آپ ﷺ اس کی سفارش وشفاعت کیسے کریں گے؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو لوگ محبت رکھتے ہیں اور دعویٰ بھی کرتے ہیں کہ ہمارے دل میں نبی کریم ﷺ سے محبت ہے اور اس محبت کے باوجود نبی کریم ﷺ کی پسندیدہ چیز کو چہرہ سے نکال کر پھینک دیتے ہوں تو پھر محبت کے دعویٰ کی صورت کہاں باقی رہے گی؟

اگر واقعی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی کو محبت ہے اور وہ اپنے اس دعویٰ میں واقعی سچا ہے تو اسے یہ جان لینا چاہئے کہ محبوب کی ہر ادا محبوب ہوتی ہے، صرف محبوب ہی محبوب نہیں ہوتا بلکہ محبوب کی ہر ادا بھی محبوب ہوتی ہے۔

جارج پنجم سے کسی نے پوچھا کہ آپ نے داڑھی کیوں رکھی ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میں نے داڑھی اس شخص کے منہ پر دیکھی ہے جو مجھے اس دنیا میں سب سے زیادہ محبوب ہے یعنی میرا باپ ایڈورڈ ہفتم ......اسی لئے میں نے داڑھی رکھی ہے کیونکہ محبوب کی ہر ادا محبوب ہوتی ہے۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ جارج پنجم کو ایڈورڈ ہفتم کی ادا پیاری لگی اور سکھوں کو اپنے دسویں گرو گوبند سنگ جی کی ادا پیاری لگی اور انہوں نے داڑھی کو اپنی زندگی کا جزو بنالیا، مگر آج کے مسلمانوں کو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ادا پیاری نہ لگی اور باوجود دعویٰ محبت کے محبوب کی ادا اور پیاری سنت کی محبت دل میں نہ اتر سکی۔

جو داڑھی مونڈھتے ہیں اور مونچھیں بڑی رکھتے ہیں وہ اگر یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کو نبی کریم ﷺ سے محبت ہے تو ان کا یہ دعویٰ جھوٹا ہے اس لئے کہ جس کو سرکار کی وہ پیاری صورت پسند نہیں اس کو سرکار سے کیا محبت ہوگی؟

دھوکہ محبت سے عداوت بہتر	بگڑی ہوئی عقل سے حماقت بہتر

نبی رحمت ﷺ کا دل تراشنے والو!

آج مسلمان بڑی آسانی سے روزانہ اپنے چہرہ سے داڑھی صاف کر رہا ہے اور یہ سمجھ رہا ہے کہ داڑھی مونڈھنا اس کا اپنا حق ہے اور اس کا اپنا ذاتی (پرسنل) مسئلہ ہے اور وہ داڑھی مونڈھنے میں مختار اور اپنی مرضی کا مالک ہے، اے مسلمان! تو نے کلمہ طیبہ پڑھ کر اپنے آپ کو دین اسلام کے حوالہ کر دیا ہے اب تیری اپنی مرضی پر تجھے نہیں چلنا ہے بلکہ اس دین کے تقاضہ پر چلنا ہے جس دین کو اللہ تعالیٰ نے تیری صلاح و فلاح کے لئے اتارا ہے، آج تو بڑی آسانی کے ساتھ اپنے چہرہ سے داڑھی جیسی پیاری سنت کو مٹا رہا ہے اور یہ سوچ رہا ہے کہ تیرا استرہ صرف تیرے چہرہ پر چل رہا ہے حالانکہ یہ تیز استرہ نبی کے دل پر چل رہا ہے۔

مرزا قتیل مشہور ادیب گزرے ہیں، ان کا صوفیانہ کلام معروف ہے، ایک ایرانی شخص ان کے اس کلام کا معتقد ہو گیا چنانچہ مرزا صاحب کی زیارت کے شوق میں وطن سے نکلا جس وقت مرزا صاحب کے پاس پہنچا تو اتفاق سے مرزا صاحب داڑھی کا صفایا کر رہے تھے اس نے تعجب سے دیکھا اور کہا:

آغا ریش تراشی ...... جناب آپ داڑھی مونڈ رہے ہیں؟ مرزا قتیل نے جواب میں کہا ہاں! بال تراش رہا ہوں کسی کا دل نہیں چھیل رہا ہوں۔

ایرانی نے بے ساختہ جواب دیا...... ارے دل رسول می تراشی

کسی کا دل چھیلنے کے کیا معنی، آپ تو میرے نبی کا دل چھیل رہے ہیں۔

اس واقعہ نے صاف ظاہر کر دیا کہ داڑھی مونڈنے سے ظاہری چہرہ صاف ہو رہا ہے اور اندر کا دل ناپاک ہو رہا ہے۔ اس لئے کہ ایک مسلمان داڑھی منڈا کر اپنے آپ کو یہودیوں، مجوسیوں اور مشرکوں کے مطابق بنا رہا ہے اور اس عظیم سنت کو جو آپ ﷺ کے چہرہ کی رونق ہے اپنے چہرہ سے نکال کر ظاہر کر رہا ہے کہ مجھے وہ سنت پسند نہیں جو نبی برحق کی ہے مجھے تو مشرکوں اور مجوسیوں جیسا چہرہ پسند ہے، داڑھی مونڈ کر نبی کو تکلیف پہنچانے والو! یہ مت بھولو کہ اگر تم نے داڑھی مونڈ کر نبی برحق کو تکلیف پہنچائی ہے تو اس سے صرف نبی کو تکلیف پہنچی ہے جبکہ نبی کو تکلیف پہنچانا بھی بہت بڑا جرم ہے بلکہ اس سے بڑھ کر یہ کہ اس سے اللہ تعالیٰ کو بھی تکلیف ہوتی ہے، اس لئے کہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"من اٰذانی فقد اٰذی اللّٰه جس نے مجھے تکلیف پہنچائی اس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف پہنچائی"

اس لئے آج ہی توبہ کرو اور اپنے اس جرم سے باز آجاو اور عہد کرو کہ پھر کبھی ایسی حرکت نہیں کروگے خدانخواستہ اگر داڑھی مونڈھنے کی حالت ہی میں موت آگئی تو یہ بات جان لو کہ جس حالت میں آدمی مرتا ہے اسی حالت میں اٹھایا بھی جاتا ہے کیا تم یہ چاہتے ہو کہ کل قیامت کے دن اس حالت میں اٹھائے جاؤ کہ تمہارے چہرہ پر نبی کی سنت نہ رہے اور نبی تمہارے چہرہ کو دیکھ کر ناراض ہوجائیں۔

داڑھی اور ہندوستانی مسلمان

داڑھی مونڈھنے والے حضرات سنجیدگی سے اس مسئلہ پر غور کریں کہ موجودہ ہندوستان میں ہم تقریباً بیس کڑوڑ مسلمان ہیں بچوں اور عورتوں کو اس سے نکال دیں تو صرف مرد احباب سات آٹھ کروڑ تو ضرور ہوں گے، عید کے دن ہم سارے مسلمان جب نیا اور خوشنما لباس پہن کر اپنے گھروں سے عیدگاہوں یا مسجدوں کی جانب جاتے ہیں تو وہ منظر کس قدر حسین، دلکش اور دلفریب نظر آتا ہے اور اس سے کس قدر مسلمانوں کی شان وشوکت ظاہر ہوتی ہے اور کس قدر مسلمانوں کا رعب ودبدبہ محسوس ہوتا ہے، اگر اتنے سارے مسلمانوں کے چہروں پر بارعب اور پروقار داڑھی ہوگی تو ہندوستان کا ماحول کس قدر پیارا محسوس ہوگا اور ہماری حقیقی آبادی کا علم بھی خودبخود لوگوں کو ہوگا، ہم ٹرین میں سفر کرتے ہیں یا بس سے سفر کرتے ہیں یا ہوائی جہاز میں ہوتے ہیں، وہاں سکھ مذہب کا کوئی فرد اگر ہوگا تو وہ اپنی پگڑی اور داڑھی سے پہچانا جاتا ہے اور پوری ٹرین یا بس یا ہوائی جہاز میں کتنے سکھ سوار ہیں آدمی ایک ہی نظر میں بتلا سکتا ہے، ہندو اپنی پیشانی کے بٹو سے پہچانے جاتے ہیں، مگر افسوس اس بات کا ہے کہ سفر کے دوران زیادہ تر مسلمان اپنے تشخص وامتیاز کے ساتھ نہ ٹرین میں نظر آتے ہیں نہ بس میں اور نہ ہوائی جہاز میں، اگر ہندوستان کے سات آٹھ کروڑ مسلمان مرد داڑھی رکھ لیں تو پھر دیکھئے ہر طرف مسلمان ہی مسلمان نظر آئیں گے، بازاروں میں مسلمان نظر آئیں گے نام پوچھنے کی حاجت نہیں ہوگی راستوں، چوراہوں، اسکولوں، کالجوں، دفتروں اور دیگر محکموں میں مسلمان واضح طور پر نظر آنے لگے گا، بسوں ٹرینوں اور ہوائی جہازوں کے علاوہ بس

اسٹیشن، ریلوے اسٹیشن اور ایرپورٹ پر مسلمان ہی مسلمان نظر آئے گا، موجودہ حالات میں جبکہ مسلم دشمن اور اسلام دشمن طاقتیں اور تنظیمیں یہی چاہتی ہیں کہ ہماری شان وشوکت باقی نہ رہے، ہمارا دبدبہ اور رعب ختم ہو جائے، ہماری آبادی کم محسوس ہو اور سارے مسلمان اپنی تہذیب، اپنے اسلامی لباس اور اپنے تشخص سے دور ہو جائیں اور ہندوستان میں مسلمانوں اور اسلام کے یہ نشانات مٹ جائیں ایسی صورت حال ہم مسلمانوں کے سامنے ہو اور پھر ہم مسلمان ہی اپنے ہاتھوں ان دشمن تنظیموں کے منصوبوں کی تکمیل کے اسباب فراہم کریں ظاہر ہے کہ یہ دانشمندی کی بات نہیں ہوگی۔

آج مسلمانوں کو چوکنا اور باخبر ہونا چاہئے اگر آج ہم یہ سمجھ کر کہ داڑھی کے ساتھ ملازمت مشکل ہے، داڑھی کے ساتھ تعلیم میں ترقی ناممکن ہے، داڑھی کے ساتھ لوگوں میں مقام پانا مشکل ہے، داڑھی کے ساتھ کھیل کے میدان میں ایوارڈس لینا محال ہے، داڑھی کے ساتھ معاشرہ میں عزت حاصل کرنا مشکل ہے، داڑھی کے ساتھ ازدواجی رشتہ قائم کرنا مشکل ہے، اگر ایسی سطحی سوچ کے ساتھ آج مسلمان زندگی گزارے گا اور بزدلانہ حرکتیں کرنے لگے گا اور اپنی اسلامی غیرت و حمیت کو دل سے نکال دے گا تو پھر ہم اپنے ہاتھوں اپنی نوخیز نسلوں کو یہ تعلیم دے رہے ہیں کہ بچو! تم ہندوستان میں مسلمان بن کر جی نہیں سکتے تم اسی تہذیب اسی تمدن، اسی کلچر اور اسی طریقہ پر رہو جس پر برادران وطن ہیں تو وہ دن دور نہیں کہ اگلی صدیوں میں یہاں کی مسجدوں میں جانے سے ہماری اگلی نسل شرم محسوس کرے اور ان کے قدم ڈگمگا جائیں کہ پتہ نہیں کوئی غیر مسلم ہم کو مسجد جاتے ہوئے دیکھ تو نہیں رہا ہے، اگر یہی حالت رہی تو پھر ہندوستان میں مسلمانوں کا مستقبل ناقابل ذکر ہو جائے گا

آج کے نوجوانوں کو اس بات کا عزم کرنا ہے کہ وہ موجودہ ہندوستان میں ہندو تہذیب کو پروان چڑھانے کے لئے نہیں جی رہے ہیں بلکہ وہ اسلامی تہذیب کو اجاگر کرنے کے لئے زندہ ہیں، اگر مسلم نوجوانوں کی یہ دلی خواہش ہو کہ وہ اور ان کی اولاد ایمان پر مریں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک اور پیارے طریقہ پر ان کا اور ان کی اولاد کا خاتمہ ہو تو انہیں اپنے مردہ ضمیر کو زندہ کرنا ہوگا اور اس بات کا عزم کرنا ہوگا کہ ہم یہاں ایک سچے مسلمان کی حیثیت سے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا امتی بن کر زندگی گزاریں گے اور اس بات کی صدفی صد کوشش کریں گے کہ لوگ پہلی نظر ہی میں ہمارے بارے میں یہ فیصلہ کر دیں کہ ہم ایک مسلمان بھی ہیں اور ہندوستانی باشندے بھی۔

اے نوجوانو!

نوجوانو! وہ وقت آنے نہ دو کہ لوگ تم سے اس لئے نام پوچھیں تا کہ تمہارا مذہب تمہارے نام سے معلوم ہو،تم نام سے پہچانے جانے والے بے غیرت مسلمان نہیں ہوتم اپنے کام سے اپنے سچے عقیدے سے،اپنے اچھے اعمال سے،اپنے عمدہ و پاکیزہ نبوی اخلاق و کردار سے،اپنی سچی اور اچھی معاشرت اور بے داغ معاملات سے اور اپنی بصیرت و دانائی سے پہچانے جانے والے نوجوان ہو۔

اگر ہندوستان میں رہتے ہوئے تم نے اپنے لباس،اپنے اسلامی چہرہ،اپنی وضع قطع،اپنے افکار وخیالات اور اپنے اعمال واخلاق سے دوسروں کونہیں بتلایا کہ تم مسلمان ہوتو وہ دن بھی آسکتا ہے کہ لوگ تمہاری شرمگاہوں کو دیکھنے پر مجبور ہوں کہ تم ختنہ شدہ ہو یا نہیں ، پھر اس کے بعد تمہارے بارے میں ہنگامی حالات میں یہ فیصلہ ہو کہ تم مسلمان ہو کیا ماضی میں ایسے حالات نہیں گزرے ہیں کہ مسلمانوں کو نہ چہرہ سے پہچانا گیا اور نہ ان کے لباس اور ان کی زبان سے پہچانا گیا،اگر پہچانا گیا تو ان کی شرمگاہ سے انہیں فسادات کے موقعوں پر پہچانا گیا۔

اگر تم اس وجہ سے داڑھی رکھنے سے ہچکچاتے ہو کہ داڑھی رکھیں گے تو فسادات میں مشکلات پیش آئیں گے،ماضی کی یادوں کو تازہ کرو کہ جن لوگوں نے فسادات کے موقع پر اس لئے داڑھی مونڈھ لی تھی کہ ان کی جان بچ جائے ، دشمنوں نے یہ کہہ کر ان کو مارا تھا کہ جان بچانے کے لئے تم نے داڑھی مونڈھ لی ہے تم تو مسلمان ہی ہو۔

اگر تمہیں محض اس لئے مارا جائے کہ تمہارے چہرہ پر داڑھی ہے تو یہ بات تمہارے لئے میدان قیامت میں باعثِ فخر بن سکتی ہے کہ تم کو اس لئے مارا گیا کہ تمہارا چہرہ نبی کریم ﷺ کے چہرہ کے مطابق تھا۔

ہر نوجوان بڑھاپا نہیں دیکھتا

ہم نے جب بھی نوجوانوں کو داڑھی رکھنے کی ترغیب دی تو اکثر نوجوانوں نے چہرہ پر ہاتھ ملتے ہوئے کھسیانی ہنسی کے بعد کہا کہ ابھی داڑھی کیا رکھیں گے مولانا؟ اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ابھی مرد کیسے بنیں گے مولانا؟ دوسرے الفاظ میں اس کا مطلب یہی ہے کہ

چہرہ پر داڑھی کا اگنا مرد ہونے کی علامت ہے جب وہ اپنی مردانگی کی علامت کو اپنے چہرہ پر پسند نہیں کر رہا ہے تو مرد بننا نہیں چاہ رہا ہے، اللہ تعالیٰ تو مرد بنانا چاہتے ہیں اور وہ ابھی اس کے لئے تیار نہیں۔

بعض نوجوان کہتے ہیں کہ ابھی نوجوان ہیں جب بوڑھے ہو جائیں گے تو داڑھی رکھ لیں گے، اس کا مطلب یہ ہوا کہ مردانگی کے اختتام پر مردانگی کی علامت اپنے چہرہ پر ظاہر کریں گے اور اس وقت تک اپنی مردانگی کی علامت چھپائے رکھیں گے۔

جو نوجوان اس خوش فہمی میں ہیں کہ جب بوڑھے ہو جائیں گے تو داڑھی رکھیں گے تو کیا بڑھاپے تک آپ کے باقی رہنے کی طمانیت آپ کو ہے، کیا آپ کی نگاہوں کے سامنے راستوں پر حادثوں سے دوچار ہو کر یا دواخانوں میں بیماری کی حالت میں نوجوان ہونے کے باوجود مرتے ہوئے نظر نہیں آتے؟ موت کا وقت کس کو معلوم ہے؟ یہ عین ممکن ہے کہ عین جوانی کے عالم میں موت آجائے اور آدمی سنتِ رسول سے محروم ہو جائے، ایسے کتنے نوجوان اس دنیا سے چلے گئے جن کے چہروں پر داڑھی نہ تھی کیا انہی نوجوانوں کی فہرست میں تم بھی شامل ہونا چاہتے ہو؟ اگر یہ کہتے ہو کہ داڑھی بعد میں رکھ لیں گے تو پہلے یہ تو بتاؤ کہ داڑھی رکھنے کا حکم نبی کریم ﷺ نے تمام مردوں کو دیا ہے یا صرف بوڑھوں کو دیا ہے؟

جب بچہ بالغ ہو جاتا ہے تو شریعت کے تمام احکام کا پابند ہو جاتا ہے، اپنی طرف سے دین کے احکامات پر عمل کرنے کو بڑھاپے تک کے لئے موخر رکھنا اور محدود رکھنا سراسر دین میں مداخلت ہے اور دین میں مداخلت نہ اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو......

انسان کے چہرہ پر داڑھی اگانے والے تو رب ذوالجلال سبحانہ وتعالیٰ ہیں اور رب ذوالجلال سبحانہ وتعالیٰ کو معلوم ہے کہ کس عمر میں چہرہ پر داڑھی آنا مناسب ہے؟ لیکن آج کا نوجوان اللہ تعالیٰ پر عملاً خاموش اعتراض کرتا ہیکہ اے اللہ! آپ نے قبل از وقت میرے چہرے پر داڑھی کیوں اگادی؟

نوجوانو! دین پر سختی سے عمل کرو

آج کے اس مادہ پرست دور میں ایک نوجوان کے لئے داڑھی رکھنا یقیناً بہت بڑا مجاہدہ ہے اس لئے کہ موجودہ دور پر یہودیت، نصرانیت اور مجوسیت کا غلبہ ہے، تہذیب وتمدن کے اعتبار سے اکثریت اپنے آپ کو انہی کا غلام بنا چکی ہے، ایسے حالات میں جبکہ بڑے بڑے محکموں کے بڑے

بڑے آفیسر اسلام دشمن ہیں، بڑی بڑی کمپنیوں کے بڑے بڑے عہدیدار مسلم دشمن ہیں اور مغربی تہذیب کے دلدادہ ہیں، ایسے لوگوں کو کبھی یہ ہضم نہیں ہوتا کہ کوئی مسلم نوجوان اپنے چہرہ پر داڑھی رکھ کر ان کے محکمہ یا کمپنی میں ملازمت کرے وہ اپنے منصب وعہدہ کی طاقت وقوت کے بل بوتے اپنے قدیم وجدید ملازمین پر دباؤ ڈالتے ہیں کہ وہ انگریزی لباس پہنیں، سوٹ بوٹ میں آئیں، ٹائی لگا کر آئیں، داڑھی مونڈ کر آئیں، ہر دن چہرہ صاف کر کے آئیں، ایک مسلم نوجوان کے لئے یہ وقت آزمائش کا ہوتا ہے، ایسے نوجوان جن کو دین وسنت سے زیادہ تجارت وملازمت سے رشتہ ہے وہ تو آمنا و صدقنا کہہ کر اپنے اعلیٰ آفیسروں کے حکم کے تابع ہوجاتے ہیں، لیکن ایسے نوجوان جن کی تربیت علماء کرام کی نگرانی میں ہوتی ہو یا ان کے نیک بخت ماں باپ کی سرپرستی میں ہوتی ہو، وہ علماء کرام سے ان حالات میں مسائل اور گنجائش دریافت کرتے ہیں، فتویٰ طلب کرتے ہیں، جہاں تک داڑھی مونڈھنے کا مسئلہ ہے ظاہر ہے کہ کوئی بھی عالم یا مفتی اس بات کی اجازت نہیں دے گا کہ وہ اپنے روزگار کے لئے اپنی داڑھی مونڈھ لے۔

ایسے وقت وہ کشمکش میں ہوتا ہے کہ کیا کرے؟ ملازمت کو ترجیح دے یا سنت نبوی کو ترجیح دے، یہاں بھی بعض نوجوان پھسل جاتے ہیں اور روزی روٹی کی خاطر نبی رحمت ﷺ کی سنت کو بادلِ ناخواستہ ہی سہی پامال کر دیتے ہیں، لیکن چند سعادت مند نوجوان ایسے بھی ہوتے ہیں جو اپنے دین پر باقاعدہ ڈٹے رہتے ہیں اور ایک مرد مجاہد کی طرح وہ سختی کے ساتھ شریعت کے احکام پر قائم رہتے ہیں اور ملازمت سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں، لیکن داڑھی کا ایک بال بھی جانے نہیں دیتے، قابل مبارکباد ہیں ایسے جیالے نوجوان جو اپنی شناخت کو برقرار رکھتے ہیں اور محض اپنے دین اور رسول رحمت ﷺ کی محبت کی خاطر اپنی شکل وصورت اسلامی بنائے رکھتے ہیں، ایسے حالات میں وہ حدیث یاد آتی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایسے ہی صاحبِ ایمان غیرت مند مسلمانوں کے بارے میں فرمایا تھا:

" یاتی علی الناس زمان الصابر فیھم علی دینه کالقابض علی الجمر "

''ایسا بھی وقت لوگوں پر آئے گا جب دین پر سختی سے عمل کرنے والا ہاتھ میں آگ کا ٹکڑا اٹھانے والے کے برابر ہوگا''

اے نوجوانو! تمہاری داڑھی پر یہود ونصاریٰ کی نظریں ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم ان کی شکل کے

بن جاؤ، تمہاری داڑھی پر کفار ومشرکین کی نظریں ہیں ان کے منصوبے ہیں کہ تم اپنے مذہب سے دور ہوجاؤ اوراپنا چہرہ ان کے چہرہ کے مانند بنالو،تمہاری داڑھی پر اسلام دشمن تحریکوں اور تنظیموں کی نظریں ہیں وہ تم کو اپنا نوالہ بنانا چاہتی ہیں اور کسی بھی تدبیر سے تمہارے چہرہ سے داڑھی صاف کرنا چاہتی ہیں۔

تمہاری داڑھی پر بعض مرتبہ خود تمہارے ماں باپ کی نظریں ہوتی ہیں یہ سب سے زیادہ افسوس کی بات ہوتی ہے کہ ایک مسلمان ماں اور ایک مسلمان باپ خود تمہاری داڑھی کے مخالف ہوجاتے ہیں، یہ خوشی کی بات ہے کہ تم نے اپنے باپ سے اس معاملہ میں سبقت کی کہ تمہارے باپ نے بڑھاپے پر قدم رکھ کر بھی اپنی مردانگی کی علامت کا اظہار نہ کیا اور تم نے اسی وقت اپنی مردانگی کی علامت کو واضح کیا جس وقت تم پر اس کی علامت ظاہر ہونے لگی۔

تمہاری داڑھی پر تمہاری بیوی کی نظر ہے وہ چاہتی ہے کہ تمہارا چہرہ یہودیوں کی طرح ہوجائے، تمہارا چہرہ فلاں کرکٹر کی طرح لگے، تمہارا چہرہ فلاں فلم ایکٹر کی طرح لگے اور تم اس کی نگاہ میں اسمارٹ اور ماڈرن بن جاؤ، جب بھی ایسا موقع آجائے تو اپنی بیوی سے زیادہ اپنے دین کا لحاظ رکھو، تم اپنی بیوی کی پہلے ذہن سازی کرو اور اس کو اس بات پر آمادہ کرو کہ وہ تمہاری داڑھی کے بارے میں مخالفانہ گفتگو نہ کرے، لیکن اگر وہ اصرار کرتی ہے تو اس سے یہ بات دوٹوک انداز میں کہہ دو کہ میرے دل میں تم سے زیادہ میرے دین سے محبت ہے، میں اپنے نبی کریم ﷺ کی سنت کو اپنی زندگی سے دور نہیں کرسکتا۔

جب ایسے حالات آجائیں تو اس حدیث پر تمہاری نگاہ ہو کہ نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا:

" لایؤمن احدکم حتی اکون احب الیه من والده و ولده والناس اجمعین "

’’تم میں سے کوئی اس وقت تک کامل مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کی نگاہ میں اس کے ماں باپ اور اس کے بچوں اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں‘‘

اگر بیوی کو راضی کرنے کے لئے داڑھی مونڈھنے کا اِرادہ کرتے ہو تو یہ سوچ لو کہ تم اللہ کے رسول کی محبت کے مقابلہ میں اپنی بیوی کی محبت کو ترجیح دے رہے ہو اور جس کی نگاہ میں نبی کی محبت کے مقابلہ میں بیوی کی محبت بڑھ جائے وہ اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک محبوب کہاں ہوگا؟

داڑھی مونڈھنا گویا دین سے منہ موڑنا ہے

اللہ تعالیٰ نے ہم مسلمانوں کو آفاقی دستورِ حیات (قرآن مجید کے احکامات) کے ذریعہ اس بات کا پابند بنادیا ہے کہ ہم اللہ اوراس کے رسول کی اطاعت کریں، ہمارے اعمال کے مقبول ہونے کی بنیاد اللہ اوراس کے رسول کی اطاعت پر ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:

یٰاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا اَطِیۡعُوا اللّٰهَ وَاَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَلَا تُبۡطِلُوۡۤا اَعۡمَالَكُمۡ (۳۳/محمد)

''اے ایمان والو! تم اللہ کی اطاعت کرواور رسول کی اطاعت کرواور نافرمانی کر کے اپنے اعمال کو برباد مت کرو''

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص اللہ اوراس کے رسول کی اطاعت سے منہ موڑ رہا ہے گویا وہ اپنے اعمال کو تباہ کر رہا ہے اور جس کے اعمال تباہ وبرباد ہوں اس کی آخرت میں ناکامی ورسوائی ہے۔

ایک مسلمان کی کامیابی وکامرانی، عزت ورفعت، نجات وسلامتی اسی میں ہے کہ وہ اللہ اوراس کے رسول کے حکموں کے سامنے اپنی پیشانی جھکادے اوراپنے تمام اختیارات کو احکام شریعت کے سامنے ختم کردے۔ اس لئے کہ اللہ اوراس کے رسول کے حکموں کے سامنے کسی مسلمان مرد اور عورت کا اپنا اختیار باقی نہیں رہتا، اسی حقیقت کو سورۂ احزاب کی آیت نمبر (۳۶) میں واضح کیا گیا۔

" وَمَا كَانَ لِمُؤۡمِنٍ وَّلَا مُؤۡمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوۡلُهٗۤ اَمۡرًا اَنۡ يَّكُوۡنَ لَهُمُ الۡخِيَرَةُ مِنۡ اَمۡرِهِمۡ ؕ وَمَنۡ يَّعۡصِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ فَقَدۡ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيۡنًا "

''کسی مسلمان مرد یا عورت کو یہ لائق نہیں کہ جس وقت اللہ اوراس کے رسول ﷺ کسی کام کے کرنے کا حکم دیں پھر اس کو اختیار باقی رہے (چاہے تو کرے چاہے تو نہ کرے)''

جو اللہ اوراس کے رسول کی نافرمانی کرے گا وہ کھلی گمراہی میں ہوگا۔

جب اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یہ فرمادیا ہے کہ:

مَاۤ اٰتٰٮكُمُ الرَّسُوۡلُ فَخُذُوۡهُ وَمَا نَهٰٮكُمۡ عَنۡهُ فَانْتَهُوۡا (۷/الحشر)

''رسول اللہ ﷺ جو تم کو دیں اس پر عمل کرواور جس سے منع کریں اس سے رک جاؤ''

تو پھر اس بات کی گنجائش کہاں ہے کہ ہم اس چیز کو چھوڑ دیں جو ہمارے رسول ﷺ نے ہمیں دی ہے اب غور فرمائیں کہ نبی رحمت ﷺ نے ہمیں داڑھی جیسی پیاری سنت قولاً عطا فرمائی اور حکم دیا کہ داڑھی بڑھاؤ اور مونچھوں کو کتراؤ اور زندگی بھر چہرہ پر داڑھی رکھ کر عملاً یہ بتلایا کہ اس چیز کو تم بھی اختیار کرو۔

افسوس کی بات یہ کہ ہم مسلمانوں نے ہمارے رسول اکرم ﷺ کی دی ہوئی چیز کورد کر دیا اور جس چیز سے روکا تھا اس کو اختیار کرلیا کہ داڑھی کو بڑھانے کا حکم دیا تھا ہم نے مونڈھ لیا اور مونچھوں کو کترنے کا حکم دیا تھا ہم نے مونچھوں کو بڑھالیا، مجوسیوں اور مشرکوں کی مخالفت کا حکم دیا تھا ہم نے ان کی موافقت کی ہر طرح ہم نے وہ کام کیا جس سے ہم کو روکا گیا تھا۔

وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کی محبت کے دعویدار ہیں انہیں جان لینا چاہئے کہ اللہ اور اس کے رسول کی محبت کی بنیاد اللہ اور رسول کے حکموں کے مطابق چلنے پر ہے۔

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے نبی رحمت ﷺ کی زبانی یہ اعلان کردیا کہ:

قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ ویغفرلکم (۳۱/آل عمران)

''اے پیارے نبی ﷺ! آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری فرمانبرداری اور میری اطاعت کرو خود اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف کردے گا''

ان تمام آیاتِ ربانی سے صاف اور واضح پیغام ملتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت اور اپنی بخشش و مغفرت اور نجات وسلامتی کے حصول کے لئے ایک ہی راہ ہے کہ ہم اپنی زندگی کو نبی رحمت ﷺ کی زندگی کے تابع کردیں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے جو سنتیں اپنی حیاتِ مبارکہ میں بخشی ہیں ان سنتوں سے منہ موڑنا اپنے دین کو بگاڑ لینے کے مترادف ہے۔

مصری علماء ہمارے لئے نمونہ نہیں ہیں

بڑے افسوس کی بات یہ ہے کہ مسلم ممالک میں بسنے والے مسلمان بھی اب داڑھی مونڈھنے لگے ہیں اسلامی ممالک کے باشندوں کا مذہبی فریضہ تھا کہ وہ اپنی وضع قطع سے دنیا کے تمام لوگوں کو بتلائیں کہ وہ حقیقی مسلمان ہیں اور ان کا رشتہ اس نبی سے ہے، جس نبی نے انہیں اپنے چہرہ پر داڑھی رکھنے کی تلقین کی، مگر افسوس کی بات یہ ہے کہ اسلامی ممالک میں رہنے والے مسلمان اور اس سے بڑھ کر افسوس کی بات یہ ہے کہ ان ممالک کے خواص یعنی علماء وغیرہ یا تو داڑھی منڈے ہیں یا ان کی داڑھی سنت کے موافق نہیں، مصری علماء اس سلسلہ میں سب سے آگے ہیں جن کے ہاں داڑھی کترنا یا مونڈھنا کوئی جرم ہی نہیں ہے، بعض اسلامی ممالک میں بڑے بڑے منصب پر فائز قابل احترام علماء کرام، فقہاء عظام، حدیث وتفسیر کے ماہر فن اساتذہ کرام و مدرسین اور جامعاتِ اسلامیہ کے ذمہ داران ومفتیان کرام حتی کہ مساجد کے ائمہ وخطباء بھی داڑھی مونڈھے ہوئے ہیں، باوجود یہ کہ یہ لوگ اپنے ملک کے لاکھوں باشندوں کے مقتداء، اپنے وقت کے داعی، مربی، معلم ومرشد سب کچھ ہیں اور حکومت کی نگاہ میں یہ روحانی پیشوا اور مذہبی قائد تسلیم کئے جاتے ہیں لیکن ان کی حالت

داڑھی کے معاملہ میں اس قدر افسوسناک ہے کہ دیکھنے والے عجمی کو شرم آتی ہے کہ ان کے چہروں سے سنت رسول بالکل غائب ہے۔

ان کے چہرہ بشرہ کو دیکھ کر مسلمانوں کا عام طبقہ یہ کہتا ہے کہ جب عرب کے علماء اور مصر کے مذہبی پیشوا داڑھی مونڈ ھتے ہیں تو ہم کیا ہیں؟

اس سلسلہ میں بنیادی بات ہر مسلمان ذہن میں رکھے کہ ہمارے لئے بیسویں اور اکیسویں صدی کے علماء وائمہ دلیل وحجت نہیں ہیں بلکہ آج سے پندرہ سو سال پہلے جس نبی برحق کو بحیثیت نبی ورسول بھیجا گیا تھا وہی ہمارے لئے دلیل وحجت ہیں اور آپ ﷺ پر جو کلام الٰہی اتارا گیا وہی دلیل وبرہان ہے۔

جب قرآن مجید اور احادیث شریفہ کی تعلیمات ہمارے سامنے ہیں تو ہم بیسویں صدی کے نہ علماء کو دیکھیں گے نہ فقہاء کو دیکھیں گے کہ وہ کیا کر رہے ہیں؟

دوسری بات یہ کہ کسی عالم کے برائی پر اتر آنے سے برائی بھلائی میں بدل نہیں جاتی اور اکثریت کے برائی کو اختیار کر لینے سے بری چیز بھلی نہیں ہو جاتی یا کوئی بدعت سنت میں نہیں بدل جاتی، اسلام کے احکامات اقلیت واکثریت کے اختیار کر لینے اور چھوڑ دینے کی بنیاد پر تیار نہیں کئے گئے ہیں، یہ احکامات آفاقی ہیں ان کو نہ زمانہ تبدیل کر سکتا ہے اور نہ اہل زمانہ بدل سکتے ہیں۔

ایک اور بات یہ بھی ہے کہ عالم اسلام کے تمام عوام وخواص تو اس برائی میں مبتلا نہیں ہیں، مصر اور عرب کے علماء سارے کے سارے ایسے نہیں ہیں کہ سب کے چہروں سے داڑھی غائب ہوگئی ہو ان میں بھی ہزاروں بلکہ لاکھوں ایسے افراد آج بھی ہیں جو سنت کے مطابق داڑھی رکھتے ہیں اور وہ داڑھی کے مونڈ ھنے کو حرام سمجھتے ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ مصر اور عرب کے علماء بھی تو آخر عالم ہیں قرآن وحدیث جانتے ہیں وہ جب داڑھی مونڈ ھتے ہیں تو ہم بھی مونڈ ھتے ہیں، یہ سارے لنگڑے عذر ہیں اور ایسی بات کہنا عقلمندی کی بات نہیں ہے کہ فلاں بھی تو عالم ہیں فلاں بھی تو عالم ہیں، کسی بھی عالم کا نظریہ اگر قرآن وحدیث سے ٹکراتا ہے تو اس نظریہ کو قبول نہیں کیا جا سکتا، اس لئے کہ وہ قرآن وحدیث کے خلاف ہے۔ جب احادیث میں صراحت سے داڑھی کا مسنون ہونا ثابت ہو چکا تو پھر کسی بھی فردِ خاص یا عام کے عمل کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھنے کی قطعاً ضرورت نہیں ہے۔

داڑھی کی مقدار

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے داڑھی رکھنے کا جو حکم دیا ہے اس سلسلہ میں احادیث میں جو الفاظ ملتے ہیں وہ یہ ہیں۔

اعفو اللحی اوفوا اللحی ارخوا اللحی وفروا اللحی وغیرہ ان تمام الفاظ کا مجموعی

مطلب یہی ہے کہ داڑھی کو بڑھایا جائے۔

حضرت ابن عباسؓ سے مرفوعاً روایت ہے کہ:

لا تشبهوا بالاعاجم واعفوا اللحی

''تم عجمیوں کی مشابہت اختیار مت کرو داڑھی کو اپنے حال پر چھوڑ دو''

اس کا مطلب یہ ہے کہ داڑھی کو خشخشی انداز میں رکھنا یا تراشنا یا مونڈھنا درست نہیں بلکہ داڑھی کو بڑھانا چاہئے، اب سوال یہ ہے کہ کتنا بڑھانا چاہئے اس کی حد کیا ہے؟ اس سلسلہ میں بخاری شریف کی یہ حدیث ملاحظہ ہو:

وکان ابن عمر اذا حج اوا عتمر قبض علی لحیته فما فضل اخذه

حضرت ابن عمرؓ جب حج یا عمرہ کرتے تو اپنی داڑھی کو مٹھی سے پکڑتے اور مٹھی سے جو داڑھی بڑھتی اس کو لے لیتے تھے۔

حضرت ابن عمرؓ کے اس عمل کے سلسلہ میں حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ داڑھی طول وعرض میں زیادہ بڑھ کر کہیں صورت کو بھدی اور بدنما نہ کردے اس لئے حضرت ابن عمرؓ ایک مشت سے زیادہ داڑھی کو کاٹ دیا کرتے تھے۔

حضرت ابن عمرؓ کے اس عمل سے اس بات کی گنجائش نکلتی ہے کہ آدمی ایک مشت سے زائد داڑھی کے بالوں کو کتر سکتا ہے۔

جو لوگ داڑھی کے سلسلہ میں یہ کہتے ہیں کہ داڑھی بس اتنی کافی ہے جو دور سے نظر آسکے یا مرد اور عورت کے فرق کو واضح کرسکے ایسے لوگوں کے نزدیک کوئی دلیل وثبوت نہیں ہے۔

داڑھی اہل یورپ کی نگاہوں میں

اللہ تعالیٰ نے فطرتاً مردوں کے چہروں پر داڑھی کا وجود بخشا ہے، اس فطرت کو تسلیم کرنا ہر اس فرد کا کام ہے جس کو اس ذات پر ایمان ہو جس کو فاطر کہا جاتا ہے، عدم کو وجود میں لانے والے رب ذوالجلال سبحانہ وتعالیٰ نے جس چیز کو جس فطرت پر پیدا کیا ہے وہ بےکار و بےحکمت نہیں ہے بلکہ اس کے ہر فیصلہ میں حکمت ومصلحت پوشیدہ ہے، اسلام بھی دین فطرت ہے، ہر مسلمان کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے جس فطرت پر انسان کو پیدا کیا ہے اس کو سمجھے مگر افسوس کی بات یہ ہے کہ دینِ فطرت کے ماننے والے بعض مسلمان فطرت سے بغاوت اور نفرت کرتے ہیں اور داڑھی رکھنے کو

معیوب خیال کرتے ہیں، بعض خاموش انداز میں داڑھی سے نفرت کرتے ہیں بعض علی الاعلان داڑھی سے نفرت کرتے ہیں، بعض تو داڑھی کے خلاف مہم چلاتے ہیں اور بعض تو داڑھی کا مذاق بھی اڑاتے ہیں اور داڑھی رکھنے والوں کو داڑھی رکھنے سے روکتے ہیں، ایسے نادان ، باغی اور ظالم لوگوں سے ہم یہ کہتے ہیں کہ ان اہل یورپ سے سبق حاصل کرو جن کا دین اسلام سے کوئی رشتہ نہیں ہے مگر ان کو فطرت سے محبت ہے اور داڑھی کی افادیت کا احساس ان کے دلوں میں موجود ہے۔

چنانچہ ایک امریکن ڈاکٹر چارلس ہیومر (Dr. Charles Heomer) کہتا ہے کہ داڑھی اور مونچھیں انسان کے چہرے کو مردانہ قوت استحکام اور امتیاز بخشتی ہے اور داڑھی کا بقاء اور تحفظ بھی دلیری کی بناء پر ہوتا ہے وہ کہتا ہے کہ یہی داڑھی کے بال ہیں جو مرد کو زنانہ صفات سے ممتاز بناتے ہیں، اس نے آگے بڑھ کر یہ بھی کہا کہ اللہ تعالیٰ نے داڑھی اور مونچھیں اس لئے بنائی تھیں کہ ان سے مردوں کے چہرے کو زینت ہو جو لوگ داڑھی کا مذاق اڑاتے ہیں وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مذاق اڑاتے ہیں اس لئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی داڑھی رکھتے تھے۔

ڈاکٹر چارلس ہیومر کے ان خیالات کو وہ لوگ بار بار پڑھیں اور اس نتیجہ پر پہنچیں کہ جس طرح داڑھی کا مذاق اڑانا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مذاق اڑانا ہے اس لئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی داڑھی رکھتے تھے اسی طرح داڑھی کا مذاق اڑانا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاق اڑانا بھی ہے اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی داڑھی رکھتے تھے، بلکہ داڑھی کا مذاق اڑانا درحقیقت تمام انبیاء کا مذاق اڑانا ہے۔

اور جو نبیوں کا مذاق اڑائے اس کا ایمان خطرہ میں ہے، قابل تحسین ہے وہ امریکن جس کو داڑھی کی افادیت کا احساس ہے اور قابل مذمت ہے وہ مسلمان جس کو داڑھی کی قدر و قیمت کا علم تک نہیں۔

ایک اور یورپی مفکر کہتا ہے کہ اگر سات نسلوں تک مردوں میں داڑھی منڈوانے کی عادت قائم رہی تو آٹھویں نسل ایسی ہوگی کہ جس کو داڑھی ہی نہیں آئے گی۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ سات نسل تک مسلسل داڑھی مونڈھنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آٹھویں نسل مردانگی سے محروم ہو جاتی ہے اور زنانہ اوصاف پیدا ہو جاتے ہیں۔

بیوی شوہر کو داڑھی رکھنے کی ترغیب دے

مسلم معاشرے میں بہت سی ایسی عورتیں ہیں جو داڑھی سے نفرت رکھتی ہیں افسوس کی بات یہ ہے کہ داڑھی رکھے ہوئے شوہر کو آج کل بیویاں داڑھی رکھنے سے روکتی ہیں اور کسی نہ کسی تدبیر سے

ان کو داڑھی مونڈھنے پر مجبور کر دیتی ہیں، اکثر عورتوں کو اس بات کا خوف ہوتا ہے کہ اگر میرے شوہر کے چہرہ پر داڑھی ہوگی تو میری سہیلیاں اور رشتہ دار میرا مذاق اڑائیں گے، اسی خوف وخدشہ کی وجہ سے وہ اپنے شوہر کو داڑھی رکھنے سے روکتی ہیں، ہم ایسی عورتوں سے یہ کہیں گے کہ اگر تمہارے رشتہ دار یا سہیلیاں اس بات پر تمہارا مذاق اڑاتی ہیں تو تمہیں بلا جھجک یہ کہنا چاہیے کہ میرا مرد تو وہ ہے جس کے چہرہ پر مردانگی کی علامت موجود ہے اور تمہارے شوہر کے چہرہ پر ایسی کوئی علامت نہیں ہے وہ تو تم جیسا ہی ہے کہ چہرہ چکنا مکنا ہے، اس جملہ سے ظاہر ہے کہ شرمندہ کرنے والی خود شرمندہ ہو جائے گی، بشرطیکہ اس کو شرم ہوگی ورنہ بے شرم کو شرمندہ کون کر سکتا ہے؟

ایک بیوی ہونے کی حیثیت سے اپنے شوہر کو دین پر ثابت قدم رکھنے کی ایک گونہ ذمہ داری عورت پر بھی ہے اس کو چاہئے کہ وہ اپنی آخرت کی فکر کرے، چند روزہ زندگی میں چند لوگوں کی نظروں میں حقیر قرار دیئے جانے کے خوف وخدشہ کی وجہ سے ہمیشہ کی زندگی کی رسوائی اور ذلت کا بوجھ نہ اٹھائے، کل قیامت کے دن ہر مرد اور عورت کو اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہونا ہے، اگر واقعی ایک مسلمان مرد وعورت کے دل میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک سے آب کوثر پینے کی تمنا ہو اور نبی کریم ﷺ کی شفاعت حاصل کرنی ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی ہر ہر سنت کا احترام کرے اور سرکار دوعالم ﷺ کی سنتوں کا مذاق اڑانے سے اپنے آپ کو بچائے۔

داڑھی مونڈھنے والے قاتلِ سنت ہیں

ہم اخبارات میں پڑھتے ہیں کہ چچا بھتیجے کا قاتل ہوگیا استاد نے شاگرد کو قتل کر دیا، باپ نے بیٹے کو قتل کر دیا، خسر نے بہو کو قتل کر دیا، شوہر نے بیوی کو قتل کر دیا، یقیناً یہ قتل بھی بھاری جرم ہے، لیکن ایک اور قتل بھی ہے جس قتل کو بہت بڑا طبقہ قتل ہی نہیں سمجھتا اور اس کو جرم بھی تصور نہیں کرتا بلکہ اس قتل کو قابل فخر اور لائق تحسین اقدام سمجھتا ہے، وہ ہے سنت کا قتل اور یہ قتل وہ شخص کر رہا ہے جس کا ایمان اسی رسول پر ہے جس کی یہ سنت ہے۔

داڑھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے، اگر کوئی شخص بلیڈ (Blade) کی دھار تلے سنتِ رسول ﷺ کو رکھتا ہے اور غلطی یا بھول کی وجہ سے نہیں بلکہ عمداً جان بوجھ کر اس عظیم اور پیاری سنت کو اپنے ہاتھوں قتل کرتا ہے یا حجام کے ہاتھوں سے اس کا قتل کرواتا ہے تو ایسا شخص قاتل سنت ہے۔

اے وہ لوگو! جو اس سنت رسول ﷺ کا قتل کر رہے ہو اور اس کا علم ہونے کے باوجود کہ یہ نبی کریم ﷺ کی

سنت ہے اور نبی کریم ﷺ نے اس سنت کی حفاظت کا حکم دیا ہے ہر روز اس سنت کا قتل کرتے ہو تو اب یہ بتاؤ کہ جو روزانہ سنتِ رسول ﷺ کا قتل بھی کرے اور روزانہ نبی کریم ﷺ پر درود بھی پڑھے ۔ یہ کیسی محبت ہے ادھر روزانہ صبح سویرے داڑھی کا قتل کر کے گستاخی بھی ہو رہی ہے اور ادھر درود شریف پڑھ کر محبت وعقیدت کا اعتراف بھی ہو رہا ہے، آخر ہم کس عمل کا اعتبار کریں؟

سنتِ رسول سے نفرت گویا نبی سے نفرت ہے

ہم اس حقیقت کو اس حدیث سے سمجھ سکتے ہیں کہ داڑھی سے نفرت درحقیقت نبی رحمت ﷺ سے نفرت ہے اس لئے کہ ترمذی شریف نے یہ حدیث روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا:

" من احیا سنتی فقد احبنی ومن احبنی کان معی فی الجنة "

''جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا''

اس حدیث سے واضح انداز میں یہ بات سامنے آگئی کہ جو شخص نبی کی سنت سے محبت کئے بغیر نبی سے محبت کا دعویٰ کرتا ہے تو اس کا دعویٰ نبی کی نگاہوں میں جھوٹا ہے اس لئے کہ نبی کریم ﷺ نے خود فرمادیا کہ جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی، اب اسی جملہ کو سامنے رکھتے ہوئے یہ نتیجہ بھی اخذ کیجئے کہ جس نے میری سنت سے نفرت کی گویا اس نے مجھ سے نفرت کی اس لئے کہ محبت کی ضد نفرت ہے۔

اس لئے جس داڑھی والے کو بھی ہم دیکھیں محبت کی نگاہوں سے دیکھیں اس لئے کہ یہ داڑھی وہ عظیم سنت ہے جس کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔

اور جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ جنت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہیں ان کے لئے لازم ہے کہ رسولِ رحمت ﷺ کی سنت کو لازم پکڑلیں اور سنتِ رسول سے محبت وعقیدت پیدا کریں۔

انشاءاللہ یہی عقیدت ومحبت جنت میں نبی رحمت ﷺ کے ساتھ رہنے کا ذریعہ ثابت ہوگی۔

مذاق اڑانے والوں کے خوف سے داڑھی مونڈھنے والو!

آج کل کے نوجوانوں بلکہ بعض بوڑھوں سے بھی یہ پوچھا گیا کہ بھائی! آپ داڑھی کیوں مونڈھتے ہیں تو ان سے زیادہ تر یہی جواب سنا گیا کہ داڑھی رکھیں گے تو لوگ مذاق اڑائیں گے، دوست واحباب مذاق اڑائیں گے، سسرال کے لوگ مذاق اڑائیں گے، اہل محلّہ مذاق اڑائیں گے اور عار دلائیں گے۔

ہم ایسے لوگوں سے جنہوں نے محض مذاق اڑانے والوں کے خوف سے داڑھی مونڈھ لی ہے یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ کیاان کے مذاق اڑانے کالحاظ کرنے کی وجہ سے تم نے جب داڑھی مونڈھ لی تو کیا تم اب ان کی نگاہ میں محبوب بن گئے ،اگر واقعی محبوب بن گئے تو اس طرح محبوب بننے کاتمھیں کچھ نفع بھی ملا؟

ظاہر ہے کہ داڑھی مونڈھنے سے نہ کسی کے محبوب بن گئے اور نہ ہی اس سے دنیا کا کوئی فائدہ نصیب ہوا، اب آپ اس بات پر غور کیجئے کہ کیا مذاق اڑانے والوں کے مذاق کی وجہ سے جس چیز کا بھی مذاق اڑائیں گے وہ چیز چھوڑ دیں گے ، اگر مذاق اڑانے والے لباس کا مذاق اڑائیں ، ارے تم کپڑے پہنے ہوئے ہوتو کیا مذاق اڑانے والوں کی رعایت میں ننگے ہوجائیں گے۔

مذاق اڑانے والے ہر چیز کا مذاق اڑاتے ہیں اگر آپ اپنی بیوی کو پردہ میں رکھتے ہیں تو اس کا بھی مذاق اڑایا جاتا ہے تو کیا مذاق اڑانے والوں کے مذاق سے خوف زدہ ہوکر بیوی کو بے پردہ کھلے میدان میں کھڑا کردیں گے؟ محض مذاق اڑانے کا جھوٹا عذر لے کر داڑھی جیسی پیاری سنت سے محروم ہوجانا نادانی کی بات ہے، مذاق اڑانے والوں کوخوش کرنے کی فکر ہے مگر رسول اللہ ﷺ کوخوش کرنے کی فکرنہیں، تف ہے ایسے داڑھی مونڈھے لوگوں پر............

لمبی مونچھ رکھنے والو!

بعض لوگوں کو عجیب قسم کا شوق ہے، فیشن کی دنیا بھی نرالی ہے، داڑھی لمبی رکھتے ہیں اور لوگ ہنستے ہیں تو داڑھی مونڈھ لیتے ہیں کہ لوگ ہنس رہے ہیں، مگر مونچھیں اس قدر لمبی ہیں کہ اللہ کی پناہ اور لوگ ان مونچھوں کو دیکھ کر ہنس رہے ہیں تو اس کی کوئی پرواہ نہیں!

مونچھوں کے بارے میں حکم دیا گیا کہ مونچھیں چھوٹی کی جائیں اور داڑھی کے بارے میں حکم دیا داڑھی کو بڑھایا جائے مگر بعض مردوں کی گنگا الٹی بہتی ہے۔ مونچھیں لمبی سے لمبی رکھنے کا شوق اور داڑھی کو بالکل مونڈھنے یا زیادہ سے زیادہ خشخشی رکھنے کا ذوق حالانکہ مونچھ کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا:

من لم یاخذ من شاربہ فلیس منا (ترمذی)

’’جوشخص اپنی مونچھ میں سے کچھ نہ کاٹے وہ ہم میں سے نہیں‘‘

اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے ہونٹوں پر سے مونچھیں کتر لیا کرتے تھے تاکہ ہونٹ کا کنارہ دکھائی دے۔

یہ دو حدیثیں ہیں جن سے نبی کریم ﷺ کا مونچھوں سے متعلق قول اور عمل معلوم ہوگیا، اس کے

علاوہ نبی کریم ﷺ سے داڑھی اور مونچھ سے متعلق مختلف روایتیں موجود ہیں۔

مسلم نے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا:

" جزوا الشَّوَارِبَ وَارۡخُوا اللُّحٰی وَخَالِفُوا الۡمَجُوۡس "

''مونچھیں کاٹو اور داڑھیاں چھوڑ واور مجوس کے خلاف کرو''

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجوسیوں کی مخالفت کا حکم اس لئے دیا کہ وہ داڑھی منڈاتے تھے اور مونچھیں بڑی رکھتے تھے، معلوم ہوا کہ داڑھی منڈانا نہ اسلام کا طریقہ ہے نہ مسلمانوں کا طریقہ ہے یہ تو مجوسیوں کا طریقہ ہے۔

بخاری اور مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا:

" خَالِفُوا الۡمُشۡرِکِیۡن وَفِّرُوا اللُّحٰی وَاحۡفُوا الشَّوَارِبَ "

'' مشرکین کے خلاف کرو اور مونچھیں چھوٹی کرو اور داڑھیاں بڑھاؤ ''

ترمذی کی ایک روایت میں ہے حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنی مونچھیں کم کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ ابراھیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسا ہی کیا کرتے تھے، امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ مونچھ کے بارے میں پسندیدہ بات یہ ہے کہ صرف اتنی کاٹی جائے کہ ہونٹ کا کنارہ ظاہر ہونے لگے، بالکل جڑ سے صاف نہ کیا جائے، بس وہ بال ختم کردیئے جائیں جو ہونٹ پر ہوں۔

علامہ ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ مونچھوں کے بالوں میں امام ابوحنیفہؒ، امام زفرؒ، امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کا مذہب یہ تھا کہ مونچھ کو جڑ سے صاف کردینا کم کرنے سے بہتر ہے، امام احمد بن حنبلؒ اور امام شافعیؒ کا مذہب یہ تھا کہ بالکل صاف کردینا یا ترشوانا دونوں جائز ہے۔

امام طبریؒ کا خیال ہے کہ مونچھ کو مونڈنا اور تراشنا دونوں جائز ہیں، لمبی لمبی مونچھیں رکھنے والے اور داڑھی مونڈھنے والے اپنے عمل سے روزانہ بتلا رہے ہیں کہ ہم کو تو مجوسیوں اور مشرکوں کا طریقہ ہی اچھا لگتا ہے اور داڑھی لمبی رکھنا اور مونچھیں چھوٹی رکھنا جو نبی کا طریقہ ہے وہ ہم کو اچھا نہیں لگتا، آدمی کا عمل اس کے عقیدہ اور اس کے نظریہ کی عکاسی کرتا ہے، جو آدمی بار بار داڑھی مونڈ رہا ہے ظاہر ہے کہ اس کو اس کا یہ عمل اچھا لگ رہا ہے، اگر یہ عمل اس کو برا لگتا تو داڑھی نہ مونڈتا اور داڑھی مونڈھنے کا یہ عمل اگر کسی مسلمان کو اچھا لگ رہا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ خاموش انداز میں مجوسیوں اور مشرکوں کے طریقہ کو شاباشی دے رہا ہے اور نبی کریم ﷺ کے طریقہ کا بائیکاٹ کر رہا ہے۔ (نَعُوذُبِاللّٰهِ مِنۡ ذَالِكَ)

داڑھی طبی نقطۂ نظر سے

طبی نقطہ نظر سے داڑھی رکھنا اس لئے ضروری ہے کہ طب کا اصول یہ ہے کہ جس عضو پر خراش پہنچائی جائے گی اس طرف خون کا رجوع زیادہ ہو جائے گا اور اس کا تغذیہ زیادہ ہوگا۔

داڑھی منڈوانے میں رخسار پر خراش ہوتی ہے لہٰذا سر اور آنکھوں کی طرف سے جو کہ قریبی اور زیادہ قیمتی اعضاء ہیں خون رخسار کی طرف آئے گا جس کی وجہ سے دماغ اور قوتِ بینائی کے تغذیہ میں کمی ہو کر غیر محسوس طریقہ پر ضعف پیدا ہوگا، حالانکہ دماغ اور آنکھوں کا قوی رکھنا بہت زیادہ ضروری ہے معلوم ہوا کہ داڑھی منڈانا بینائی اور دماغ کے لئے سخت مضر ہے، اگر داڑھی منڈائی جائے گی تو خون کا رجوع رخسار کی طرف ہو کر خصیتیں میں ضرور کمزوری پیدا ہوگی جس سے قوتِ باہ بھی کمزور ہوگی ممکن ہے کہ آج کل قوتِ باہ کی عام کمزوری کا ایک سبب یہ بھی ہو، جیسا کہ بعض حکیموں کا خیال ہے۔

- حکماء نے یہ بات بھی کہی ہے کہ داڑھی گلے اور سینے تک نقصان پہنچانے والے جراثیم کو روکتی ہے۔
- داڑھی مسوڑھوں کے عوارض اور تکالیف سے محفوظ رکھتی ہے۔
- داڑھی کی وجہ سے بار بار تیل وغیرہ لگایا جاتا ہے جس سے گالوں کی کھال تر و تازہ رہتی ہے۔
- بعض حکیموں نے یہ بھی کہا ہے کہ داڑھی بڑھانے سے خناق جیسی خطرناک بیماری سے بچاؤ رہتا ہے۔

داڑھی اور بے احتیاطی

عام انسانوں کے مقابلہ میں ایک مسلمان پر بحیثیت مسلمان بڑی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ اپنے عادات واطوار، اخلاق وکردار کے ذریعہ اپنا تعارف کروائے کہ وہ مسلمان ہے اور اس سے بڑھ کر اس مسلمان کی جس کے چہرہ پر داڑھی ہو بڑی بھاری ذمہ داری ہے کہ عموماً باریش مسلمان کو لوگ فرشتہ تصور کرتے ہیں اور اس سے گناہ تو کیا خطا بھی ہو جائے تو پہاڑ کھڑا کر دیتے ہیں اور یوں کہتے ہیں کہ داڑھی رکھ کر یہ کرتے ہیں اور وہ کرتے ہیں، جس طرح ایک مسلمان کو چاہئے کہ وہ محتاط زندگی گزارے تاکہ اس کے کسی عمل کی وجہ سے اسلام بدنام نہ ہو، اسی طرح ایک داڑھی والے مسلمان کو چاہئے کہ وہ اس قدر محتاط زندگی گزارے کہ اس کے کسی عمل کی وجہ سے نبی کریم ﷺ کی سیرت پر حرف نہ آئے۔ لوگ جب کسی داڑھی والے کو دیکھتے ہیں تو ان کے ذہنوں میں نبی کریم ﷺ کی سیرت ہوتی ہے۔ وہ داڑھی والوں کو اسی نظر سے دیکھتے ہیں کہ ان کی نسبت نبی کریم ﷺ سے ہے اس لئے جن لوگوں نے داڑھی رکھ لی ہے ان کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ بے احتیاطی سے بچیں، ان کی ذرہ سی بے احتیاطی سے دین

اسلام اور سیرتِ رسول پر حرف آسکتا ہے۔

عام طور پر لوگ کہتے ہیں کہ داڑھی رکھ کر ایسا کرتے ہو ویسا کرتے ہو پھر ایک مسلمان کے بارے میں کیوں نہیں کہتے ہیں کہ مسلمان ہو کر ایسا کرتے ہو ویسا کرتے ہو؟ حالانکہ احکامات داڑھی والے پر بھی وہی ہیں اور ہر مسلمان پر بھی وہی ہیں، ایسا نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اصول و ضوابط، احکام و آداب پر عمل آوری کی ذمہ داری صرف داڑھی والوں پر رکھی ہو اور باقی مسلمانوں کو اس کا مکلّف نہ بنایا ہو، جہاں تک اسلام کے احکام واصول کا معاملہ ہے اس میں باریش مسلمان اور بے ریش مسلمان دونوں برابر ہیں۔

اگر کسی داڑھی والے سے کوئی غلطی ہو جاتی ہے تو لوگ فوراً اس کی داڑھی کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور فوراً کہتے ہیں کہ داڑھی رکھ کر ایسا کرتے ہو ایک داڑھی والے صاحب سیکل چلا رہے تھے انہوں نے کسی کو ٹکر دے دی لوگ دوڑ کر آئے اور کہنے لگے داڑھی رکھ کر ٹکر دیتے ہو تو داڑھی والے صاحب نے جواب دیا کہ بھائی داڑھی میں بریک نہیں ہوتی سیکل میں بریک ہوتی ہے۔

لوگوں کو چاہئے کہ وہ عقل سے کام لیں اور ایک داڑھی والے سے کوئی غلطی ہو جائے تو اس غلطی کو غلطی پر محمول کریں کہ ہر انسان سے غلطی ہو جاتی ہے، داڑھی مونڈھنے والے سے بھی غلطی ہوتی ہے اور داڑھی رکھنے والے سے بھی غلطی ہوتی ہے، اگر عام مسلمان داڑھی رکھنے والے کی کسی اتفاقی غلطی پر نکیر کرتے ہوئے اس کی داڑھی کو بیچ میں لائیں گے تو اس سے داڑھی رکھنے والے کی اور دوسرے ایسے لوگوں کی جن کا اِرادہ داڑھی رکھنے کا ہو حوصلہ شکنی ہوگی، نتیجہ یہ ہوگا کہ جس کا اِرادہ داڑھی رکھنے کا ہوگا وہ داڑھی رکھنے کا پھر کبھی اِرادہ نہیں کرے گا اور جس نے داڑھی رکھی ہے وہ اس قسم کے جملوں کی وجہ سے سنت سے محروم ہو جائے گا، بعض لوگ چھوٹے بچوں کو داڑھی والوں سے ڈراتے ہیں جس کی وجہ سے چھوٹے معصوم بچوں کے دلوں میں داڑھی والوں کا ڈر بیٹھ جاتا ہے یہی ڈر بعد میں چل کر نفرت میں تبدیل ہو سکتا ہے، اس لئے معصوم بچوں کے دل میں داڑھی کی عظمت اور اس کا احترام پیدا کریں۔

داڑھی کا حق بھی ادا کریں

جس طرح ہم اپنے جسم کی پاکی صفائی کا لحاظ رکھتے ہیں اور غسل کرتے ہیں کپڑوں کی پاکی صفائی اور نفاست کا خیال رکھتے ہیں اور ذرا سا میل کچیل نظر آتا ہے تو دھو لیتے ہیں بالکل اسی طرح داڑھی

کے حسن اور اس کی خوبصورتی اور اس کی نفاست کا بھی لحاظ رکھنا چاہئے۔

داڑھی رکھ لینا کافی نہیں ہے بلکہ داڑھی رکھنے کے بعد اس کی حفاظت بھی کرنی چاہئے اس کا حق یہ ہے کہ داڑھی کے بالوں میں روٹی کے ذرے، سالن یا کسی پھل وغیرہ کے ٹکڑے کھاتے ہوئے نہ لگیں اور اگر لگ جائیں تو اس کی صفائی کا اہتمام کریں۔

بعض لوگ کھانے اور پینے کے دوران اس قدر کھانے پینے میں مصروف رہتے ہیں کہ انہیں خیال ہی نہیں رہتا کہ ان کی داڑھی کن کن چیزوں کے کھانے پینے کی گواہی دے رہی ہے؟

داڑھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم سنت ہے اس کا احترام پہلے داڑھی رکھنے والا کرے اور ایسے اسباب پیدا نہ کرے کہ جس سے کوئی اس کے تقدس واحترام کو پامال کرے، داڑھی کی نفاست کا خوب خیال رکھے، داڑھی کی پاکیزگی میں یہ بھی داخل ہے کہ داڑھی کو دھوئیں اور سنواریں اور کنگھا کریں ضرورت پر تیل لگائیں، صحیح ڈھنگ سے داڑھی رکھیں داڑھی سے لاپرواہی نہ برتیں۔

داڑھی کے سفید بال نہ نوچیں

بعض لوگوں کو دیکھا گیا کہ جب ان کی داڑھی کے بال سفید ہونے لگتے ہیں تو ان سفید بالوں کو نوچتے رہتے ہیں تا کہ لوگوں کو معلوم نہ ہو کہ ان کے بال سفید ہو رہے ہیں، داڑھی کے بال اگر سفید ہو رہے ہوں تو اپنی حالت پر چھوڑ دیں، تجربہ ہے کہ اگر سفید بالوں کو نوچا جائے تو اور زیادہ بال سفید ہوتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید بال نوچنے سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ فرمایا:

" لا تنفوا الشيب فانه نور المسلم سفید بال مت نوچا کرو کیونکہ یہ مسلمان کا نور ہے "

اس حدیث میں مطلق بال کہا گیا چاہے وہ سر کے بال ہوں یا داڑھی کے، سفید بالوں کو نوچنے سے اس لئے منع کیا گیا کہ سفید بال مسلمان کا نور ہے اور نور کو دور نہیں کیا جاتا۔